مدینۃ المسیح

ایوان خلافت حضرۃ خلیفۃ المسیح کی طبیعت اب خدا کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ضعف بہت رہا کیونکہ ایک دانت نکلوایا تھا مسوڑے پر ورم ہو گیا اُسے بھی چیرا دیا گیا ۔ دو روز درس بھی نہ دیسکے ۔ ۱۷ جنوری کو میر منظور محمد صاحب کے صحن میں درس قرآن مجید و بخاری شریف دیا ۔ حضور کی توجہ مضمون پر اس طرف مبذول ہے کہ بخاری کو دوسری کتب حدیث پر ہم کیوں ترجیح دیتے ہیں چند فضلا کو بھی اس پر غور کرنے کیلئے فرمایا ہے ۔ آپ نے درس دیتے ہوئے فرمایا ۔ لقد رضی اللّٰہ عن المؤمنین شیعہ پر حجت قویہ ہے ۔ اور فعلم ما فی قلوبھم سے ان کے دلی اخلاص کی شہادت دی ۔ میاں عبد الحی علاوہ تھرڈ مڈل کی تعلیم کے سورۂ بقرہ حفظ کر چکے ہیں اب آل عمران شروع ہے فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

اہل بیت ۔ ام المؤمنین و دیگر صاحبزادگان بخیر و عافیت ہیں صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب نے فرمایا ۔ واذا جاءک الذین یؤمنون بآیتنا فقل سلٰم علیکم میں جو ارشاد سلامتی پہنچانے کا ہے اسکی طرف اشارہ کرنے کیلئے ہم السلام علیکم کہتے ہیں دیگر الویوں پر حجت ہے صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب لاہور سے جمعہ کے روز واپس قادیان تشریف لائے آپ عربی کورس بی اے کو مطالعہ کرنا چاہتے ہیں صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے دعا کیجائے وہ اس سال انٹرنس میں بھی امتحان پیش ہونے والے ہیں ۔ بنت المسیح روزانہ درس قرآن میں تشریف لاتی ہیں مدرسۃ البنات سے بھی آپکو خاص دلچسپی ہے کئی دفعہ معقول رقم جیب خاص سے انعام تقسیم کر چکی ہیں ۔

نواب صاحب ۔ نواب محمد علی خان صاحب کی صحت اچھی ہے آپ حافظ روشن علی صاحب سے بخاری شریف سنتے ہیں ۔ یہ خبر مسرت سے پڑھی جائیگی ۔ کہ عبد الرحیم خان عبد اللّٰہ خان علاوہ فورتھ ہائی کی تعلیم کے سات پارے حفظ کر چکے ہیں ۔ آخر الذکر عزیز کا نمونہ قابل قدر ہے ۔ جو اس جاڑے میں دن چڑھنے سے پون گھنٹہ پیشتر ایک میل کے فاصلہ سے یہاں قرآن مجید پڑھنے کیلئے پہنچ جاتا ہے ۔ مرزا عزیز احمد صاحب ایم ۔ اے بھی یہیں تشریف رکھتے ہیں ۔ اور دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ۔

مجاہدین فی سبیل اللّٰہ ۔ مفتی محمد صادق صاحب کسی انگریز کو دین اسلام کے سمجھانے کیلئے راولپنڈی گئے ہیں ۔ شیخ غلام احمد صاحب قادیان سے روانہ بارادہ سفر ہندوستان ہو گئے ۔ لاہور بھی ٹھہر گئے ۔ شیخ یعقوب علی صاحب دہلی میں تشریف رکھتے ہیں ۔ میر ناصر نواب صاحب سرسہ گئے ہیں امید ہے آپ چندہ کا کام بھی اس سفر میں کرینگے ۔ **تعمیر** ۔ بورڈنگ کے اوپر ایک طرف تو بڑے دو کمرے بن گئے ہیں دوسری طرف بن رہے ہیں ہال کے گرد کے برآمدوں کی دیواریں چھتیں ڈالنے کیلئے اونچی کی جا رہی ہیں ۔

انگریزی ترجمۃ القرآن ۔ دس پارے تو ٹائپ ہو چکے ہیں یعنی مسودہ صاف کر دیا گیا باقی کا کام سرگرمی سے جاری ہے نوٹ قریباً چند سیپارہ تک ہو گئے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ظہر کے بعد سنتے ہیں ۔

مدرسے ۔ دونوں مدرسوں کی تیسری سہ ماہی کا امتحان ہو گیا ہے عنقریب ہائی کا انٹرنس امتحان بھی ہو چکا ۔ اس جماعت میں ۲۵ لڑکے ہیں ۔

دفتر سکرٹری ۔ ۱۰ جنوری کو صدر انجمن احمدیہ کے اجلاس میں کمیٹی تخفیف عملہ کی رپورٹ بھی پیش ہوئی ۔ منشی محمد نصیب محرر اول بہت بیمار ہیں صحت کے لئے دعا کیجائے ۔

دفتر محاسب ۔ آمد لنگر ۹ ۔۔ ۱۱ ۔۔ ۲۳۱ روپیہ آمد زکوٰۃ ۔ ۔۹ ۔ ۔ ۱۵ ۔ ۱۵ ۔ ۱۰۲ روپیہ آمد تعمیر ۳۰۰۶ ۔۔ ۵ روپیہ اشاعت ۹ ۔۔ ۷ ۔۔ ۱۲۶ روپیہ ہے ۔

شفاخانہ ۔ ڈسپنسری میں آس پاس کے دو سو قریب مریض آتے ہیں دسمبر کی دوائیاں سٹور میں موجود نہیں جب خرچ ہوئے شفاخانہ کیلئے ضرورت ہے ۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے ایک اپریشن فتق کا کامیابی کے ساتھ کیا ۔

درزی خانہ ۔ بارہ لڑکے کام سیکھتے ہیں ۔ انکے استاد کی تنخواہ انہی کے کام سے نکل آتی ہے بلکہ آمد زیادہ ہو جاتی ہے ۔ یہ شاخ بہت مفید ہے ۔ ڈاکخانہ قادیان کا ٹکٹ دکھا جائیگا کہ ۶ ہو گیا ہے فی الحال پنڈت دیوا نند صاحب موجود ہیں بعد ماسٹر علی عاصی مستقل کام کرینگے آمد مہمانان ۔ چوہدری محمد خان صاحب بیج آفیسر کچھ عرصہ اقامت اختیار کرنے کیلئے یہاں آئے ہیں ۔ بابو شادی لال صاحب شمس الدین صاحب کمیل پرکشا صاحبزادہ محمد ہاشم خان پشاور ۔ حکیم عبد اللطیف صاحب ۔ اور عبد الرحمٰن صاحب جموں سے اور کئی احباب اس ہفتہ تشریف لائے ہیں مہمانوں کی قریب تعداد ہے ۔ (ایڈیٹر)

باہتمام میرزا عبد الغفور بیگ منیجر صاحب کے الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و ایڈیٹر کیلئے چھپ کر شائع ہوا

برقی خبریں

پرنس وِڈ جسے دول نے البانیا کی فرمانروائی و تخت کے لئے منتخب کیا ہے۔ اس وقت تک کہ یورپ کی ذمہ داری سے تین ملین پونڈ قرض نہ لے۔ کام کرنے سے انکار کرتا ہے +

محمود مختار پاشا بدستور برلن میں ترکی سفیر رہیں گے +

(لنڈن ۱۶ر جنوری) اٹلی کے جنگی جہاز فساد ہو جانے کے اندیشہ سے ساحل البانیہ پر لنگر انداز ہیں کہ شاید آسٹریا ہنگری کو بھی اٹلی کی پیروی کرنی پڑے۔ اتحاد ثلاثہ کی تینوں سلطنتیں اپنی اپنی تین تین پلٹنیں مقام دورزو کو روانہ کریں گی جبکہ پرنس آف ویڈ وہاں جائیں گے +

جزائر ایجین کے متعلق دول کے فیصلے کو قسطنطنیہ کے سرکاری حلقوں نے حیرت و ناراضی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ گورنمنٹ ایسے جزائر دینے قبول نہیں کر سکتی۔ جو ایشیا کوچک کے لئے بمنزلہ خطرہ کے ہوں +

(قسطنطنیہ ۱۶ر جنوری) انور پاشا نے فوج کے نام ایک اعلان میں ظاہر کیا ہے۔ کہ قوم پر مصیبت نازل ہونے کا باعث یہ ہے۔ کہ سپاہ سلطان المعظم کی نسبت ادائے فرائض میں قاصر رہی۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے۔ میں سپاہ کو تیار کروں میں اپنے سپاہیوں سے کامل اطاعت و انقیاد کا متوقع ہوں

زلزلہ و آتش فشانی (ٹوکیو ۱۵ر جنوری) زلزلہ اور آتش فشانی پھر حسب سابق قیامت بپا کر رہی ہے ریگی لیکن مکانات اور سڑکیں وغیرہ محو تباہی میں آ گئیں ۷ ہزار آدمی مفقود الخبر ہیں۔ وحشت خیز صدائیں پورٹ آرتھر کی گولہ باری سے بھی زیادہ خوف انگیز ہیں +

تخمینہ کیا گیا ہے۔ کہ سکوراشما کے سات ہزار آدمی مفقود الخبر ہیں۔ جو آتش فشانی کی نذر ہوئے۔ اور ایک لاکھ آدمی خانمان برباد ہو گئے جلتی ہوئی راکھ ٹوکیو میں جا گری۔ جس سے ٹسوما قبیلہ کے گھر تباہ ہو گئے +

صوفیہ کا تار مظہر ہے۔ کہ فریق مخالف نے عارضی بجٹ کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کی برخاستگی و منتشر کئے جانے کے متعلق شاہی اعلان پڑھا +

اورنج فری سٹیٹ میں نہایت سختی کے ساتھ جنگی قانون نافذ کیا گیا ہے۔ اور خبروں کی قطع و برید کا محکمہ قائم ہو گیا ہے۔ ہڑتالیوں کو اپنے گھروں سے باہر نکلنے کی ممانعت ہے

ہندوستان کی خبریں

سردار جوت سنگھ تاجر کتب نے دس ہزار روپیہ کے خرچ پر ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ایک ریڈنگ روم قائم کیا +

کانپور کے صاحب ضلع نے اپنے اردلی شہباز خاں کے مرنے پر اس کے بیٹے کو بیس روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کیا +

۹ر جنوری کو ریاست بھوپال میں کیکر سنگھ نے معراج الدین ستارۂ ہند کو کشتی میں پچھاڑ لیا +

فیروز پور پولیس کے تین کانسٹبلوں نے ایک نوجوان لڑکی کو جو قوم کا جلوس دیکھ رہی تھی۔ دھمکایا۔ کہ تو بدچلن ہے۔ ہمراہ لیکر ایک مکان میں لے گئے۔ محلہ والوں نے پکڑوا دیا عدالت سے ایک ملزم ۶ ماہ باقی ایک ایک قید کے سزایاب ہوئے +

بریلی میں ایک لڑکی کے لڑکا پیدا ہوا۔ پولیس نے بیان لیا۔ تو ۵۴ سالہ باپ نے اقرار کیا۔ کہ یہ عمل میرا ہے +

حسن ابدال کا سوامی دیال ریوگ کے متعلق اشتہار دینے والا نوجوان برہمن بدہو کے معاملہ میں گرفتار ہو گیا +

ہفتہ مختتمہ ۱۰ر جنوری کے اندر کل ہندوستان میں طاعون کے ۹۵۵۶ کیس اور ۵۷۳۷ اموات ہوئیں۔ پنجاب ۴۲ کو

کانچرپاڑہ دبنگال میں ایک نو آبادی قائم کرنے کے لئے گورنمنٹ بنگال ضلع ندیا سے دو گاؤں اور ۲۴ پرگنہ سے ۹ گاؤں حاصل کریگی +

گورنمنٹ بنگال نے حکم دیا ہے۔ کہ محکمہ سول میں جن ملازمین کی تنخواہ ۱۲ روپیہ سے کم ہے۔ انہیں گذشتہ ماہ نومبر سے ایک روپیہ بطور امداد ترقی دی جائیگی +

بنگال میں سرکاری انتظام کے ماتحت ۹۵ جاگیریں تھیں۔ جن کے قرضہ کا اندازہ ایک کروڑ ۵ لاکھ روپیہ ہے گذشتہ سال ۸ لاکھ روپیہ ادا کیا گیا +

گذشتہ سال میں بنگال بنک کو ۲۰ لاکھ ۸۳ ہزار ۷۵ ہزار روپیہ ۱۴-آنہ-۸-پائی منافع ہوا +

کلکتہ کی پولیس نے محمد حسین نامی ایک مسلمان کی دوکان پر چھاپہ مار کر وہاں سے ۱۸ بندوقیں گرفتار کیں۔ پولیس کو اطلاع ملی تھی۔ کہ یہ شخص بلا لائیسنس بندوقوں کی مرمت کرتا ہے +

نیپال گورنمنٹ نے ہندوستان کے تارکان وطن کے لئے خوشگوار شرائط پر آراضی دینے کی منظوری دی ہے +

منشی برکت علی صاحب گنے زئی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے ۱۴ر فروری ۱۹۱۳ء سے سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیا ہے +

۱۱ر ماہ حال کو خوست کے پانچ باغیوں کی جماعت بنوں کی سڑک پر سے مقام کھڑپہ کے قریب چار ہندوؤں کو پکڑ کر لے گئی تین کو ماماخیل کی راہ سے اپنے ہمراہ لے گئی +

پنجاب اور صوبہ سرحدی کے ڈاکخانوں میں امسال ذیل کی تعطیلیں کی جائینگی۔ بسنت پنچمی ۳۱ر جنوری۔ جنم اشٹمی ۱۴ر اگست عید الفطر ۲۴ر اگست۔ دسہرا ۲۸ر ستمبر۔ دیوالی ۱۹ر اکتوبر۔ عید الضحٰی ۳۰ر اکتوبر +

مسٹر راما آئینگر نے کونسل میں اس ریزولیوشن کی بھی تحریک کی۔ کہ انکم ٹیکس تشخیص کرنے والے حکام کی امداد کے لئے غیر سرکاری شرفاء ضلع کی مجلس مشیران مقرر کیجائے۔ ریزولیوشن منظور ہوا +

لوکل ٹرین کارنگون اور سٹاکیڈ روڈ ریلوے سٹیشن کے مابین تصادم ہو گیا۔ پچاس سے زیادہ برہمی مسافر زخمی ہوئے +

مدراس کے ایک ضلع میں ایک چٹھی رسان ایک پوسٹماسٹر اور اس کی بیوی کو ہلاک کر کے دفتر سے انیس سو روپیہ لیگیا +

ضلع ٹپرہ سے دو پولیٹیکل ڈکیتیوں کی اطلاع کلکتہ پہنچی ہے +

کراچی میں گوا کے ایک باشندہ ڈی سلوا نے تار کے ایک چپڑاسی کو ایک روپیہ رشوت دیکر نرخ پنبہ کے متعلق ریوٹر کا تار کھول کر اعداد معلوم کر لئے۔ مقدمہ دائر ہوا۔ چپڑاسی پچاس روپیہ کی ضمانت پر رہا ہے +

گورنمنٹ پنجاب نے صوبہ ہذا کی یونیورسٹی سے مندرجہ ذیل کالجوں کے الحاق کی توسیع منظور فرمائی۔ پرنس آف ویلز کالج جموں اقتصادیات و جیالوجی میں علی الترتیب ایم۔ اے اور ایم۔ ایس۔ سی تک خالصہ کالج امرتسر اقتصادیات میں بی۔ اے تک کالج سرینگر ریاضی میں ایم۔ اے تک +

قانون کونسل پنجاب کا اجلاس ۲۴ر جنوری ۱۹۱۴ء کو منعقد ہو گا +

چیف کمشنر دہلی نے بذریعہ اعلان افیون اور مارفیا کے بہت سے مرکبات ادویہ کو جنکی اکیسو سولہ قسمیں ہیں۔ قانون افیون سے مستثنٰی قرار دیا +

آخر نومبر ۱۹۱۳ء تک پریزیڈنسی مدراس میں زیر کاشت نیل کا رقبہ ۵۶۵۰۰ ایکڑ تھا +

بالڈون سکول اور بشپ کاٹن سکول کا ایک ایک لڑکا کانت پور سے چار میل کے فاصلے پر ایک بڑے تالاب میں باوجود تیرنے سے ناواقفیت کے تیرنے کی کوشش میں غرق ہو گئے +

فلیڈلفیا ٹیر ۱۲ر جنوری کی صبح کو آتشزدگی کا سخت حادثہ ہوا اسی وقت جاول اور جو کے انبار جو ٹیشن کے نیچے لگے تھے جل گئے ۴ لاکھ روپے کے نقصان کا تخمینہ کیا جاتا ہے یہ سامان فلاڈلفیا جانیوالا تھا۔

الفضل

قادیان۔ بروز بدھ۔ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء

پیغام حق پہنچانے کیلئے ایک عظیم الشان جدوجہد کی ضرورۃ
(نمبر ۲)

میں نے پہلے سے پچھلے الفضل میں اسی ہیڈنگ کے ماتحت جماعت کو اسطرف توجہ دلائی تھی۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی کیا ضرورت ہے؟ اور کسطرح ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس کام کے لئے اپنی کمر ہمت باندھکر تیار ہو جائے غلاموں کا کام ہی یہی ہے کہ وہ کمر ہمت باندھے رہیں۔ کیونکہ ان کا فرض ہے کہ ان کا آقا جس گھڑی بھی انہیں آواز دے اسے لبیک کہیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں بلائے اور غافل پائے۔ ہم نے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور بیعت کے معنے ہیں اپنے آپکو بیچ دینا۔ پس بیعت کے بعد ہم غلام ہیں اور غلاموں کی طرح ہماری کمر بندھی رہنی چاہیئے اور سستی اور غفلت پاس نہیں پھٹکنی چاہیئے۔ پہلے مسیح نے اپنے حواریوں کو کہا تھا چاہیئے کہ تمہاری کمر بندھی رہے اور تمہارا دیا جلتا رہے اور تم خود ان آدمیوں کی مانند ہو۔ جو اپنے خاوند کی راہ دیکھتے ہوں۔ کہ کب وہ شادی میں سے آوے تا کہ جب آوے اور کھٹکھٹاوے جھٹ اس کے واسطے دروازہ کھولدیں۔ مبارک ہیں وے نوکر جن کو انکا خاوند آ کے جاگتا پاوے۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ آپ کمر باندھ کے انہیں کھانے کو بٹھاویگا اور پاس آ کے انکی خدمت کریگا۔ اور اگر وہ دوسرے پہر یا تیسرے پہر آوے اور ایسا پاوے تو مبارک ہیں وے نوکر پر تم کو معلوم ہے کہ اگر گھر کا مالک جانتا کہ چور کس گھڑی آویگا۔ تو جاگتا رہتا۔ اور اپنے گھر میں سیندھ مارنے نہ دیتا۔ پس تم بھی تیار رہو۔ کہ جس گھڑی تم خیال نہیں کرتے ابن آدم آویگا لوقا ۱۲۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اس حکم پورا کیا۔ یہ اور سوال ہے کہ انہوں نے اسکا مطلب سمجھا۔ یا نہ سمجھا۔ اور اس کی بات کی تہ کو پہنچے یا نہ پہنچے مگر کیا اب تک رومن کیتھولک پادری اپنی کمر میں ایک لمبی رسی باندھے نہیں پھرتے اور کیا ان کے گرجوں میں چراغ نہیں جلتے رہتے۔ پس انہوں نے ہزاروں مصائب اور تاریکیوں کے زمانوں میں بھی اپنے آقا کے حکم کو نہیں رد کیا۔ پھر تم جو اطاعت و فرمانبرداری کے اہل ہو۔ اس کام میں کیوں غافل ہوتے ہو +

حضرت مسیح نے اپنے شاگردوں کو کمریں باندھنے کا حکم دیا تھا۔ مگر میں تمہیں کہتا ہوں کہ تمہارے مسیح نے اس سے بھی زیادہ تاکید سے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم سستی کو چھوڑ کر دعوۃ الی الخیر میں لگ جاؤ۔ اور درحقیقت مبارک وہی ہیں۔ جو اس کام میں پورے اترتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ خدا نے مجھے بتایا ہے۔ کہ دنیا کے چاروں کونوں سے سعید روحوں کو وہ میرے ذریعہ سے جمع کرے گا۔ اور پھر اسلام میں دعوت پیدا کریگا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو خبر دیگئی ہے اس کے پورا کرنے والے تم ہو تمہارا فرض ہے کہ زمین کے چاروں گوشوں سے سعید روحوں کو مسیح موعود کی طرف گھیر کر لاؤ۔ تا کہ اسلام کی شان پھر اپنی پرانی حالت پر آ جائے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ بغیر قربانیوں کے ترقیاں نہیں ہوتیں۔ اور جب تک ایک عظیم الشان جدوجہد نہ کیجائیگی۔ یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا +

کہتے ہیں کسی نادان نوکر سے اس کے آقا نے پوچھا تھا۔ کہ بارش ہوتی ہے یا نہیں۔ تو اس نے کہا ہاں ہو رہی ہے۔ آقا نے کہا کہ تو نے اٹھ کر تو دیکھا نہیں۔ تجھے معلوم کیونکر ہو گیا۔ تو نوکر نے جواب دیا۔ کہ ایک بلی آئی تھی۔ میں نے اسے ہاتھ لگایا۔ تو گیلی تھی۔ پھر آقا نے کہا۔ کہ چراغ گل کر دے۔ تو نوکر نے جواب دیا۔ میاں مجھے تو اندھیرے میں خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہی اگر لحاف منہ پر ڈال لیں تو آپ کے لئے اندھیرا ہی ہو جائیگا جب آقا نوکر کی سستی و کاہلی پر ہنسا۔ تو نوکر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا حضور اسوقت میرے کام پر بہت خوش ہوئے ہیں اس لئے امیدوار انعام ہوں۔ پس تم بھی اپنے آپکو اس نوکر کی طرح مت بناؤ۔ کہ سب کام سستی اور غفلت میں خراب کر دو۔ اور پھر بھی اللہ تعالیٰ سے انعام کے امیدوار رہو۔ خدا رحیم ہے مگر وہ وعدہ خلاف کو پسند نہیں کرتا خدا کے لئے کمر ہمت باندھ لو۔ اور کل دنیا میں صداقت پہنچا دو +

وہ کونسی کل ہے جسے میں چلاؤں۔ تا تمہارے دلوں میں بھی حرکت پیدا ہو۔ وہ کونسا پرزہ ہے جسے میں جنبش دوں۔ تا تمہارے قلوب میں بھی جوش موجزن ہو۔ وہ کونسا طریق ہے جس سے میں تمہیں اس ضرورت کی طرف متوجہ کروں۔ میں حیران ہوں کہ میں سوتوں کو جگانے اور جاگتوں کو ہوشیار کرنے کیلئے کونسی راہ اختیار کروں۔ میں ششدر ہوں کہ تمہارے دلوں میں کسطرح وہ آگ لگا دوں جو میرے دل میں لگ رہی ہے لکڑیوں کے جلانے کیلئے دیاسلائیاں ہیں بڑے بڑے جنگل ایک دیاسلائی سے جل سکتے ہیں۔ مگر دلوں کو گرم کرنے کیلئے دنیا نے کوئی سامان ایجاد نہیں کیا۔ جس سے کام لیکر میں تمہارے دلوں میں حرارت پیدا کر دوں۔ دلوں کا پھیرنا خدا تعالیٰ کے ہی اختیار میں ہے اور اسی سے دعا کر کے میں نے یہ پہلا مضمون لکھا تھا۔ اور اسی کے حضور میں اب گرتا ہوں۔ کہ وہ میری آواز کو مؤثر بنائے اور اس پاک جماعت کے پاک ممبروں کے دلوں میں اسکی قبولیت پیدا کرے +

میرے دوستو! دنیا کی نجات احمد پر ایمان لانے میں ہے اور دین اسلام کی ترقی کا ایک ہی زینہ ہے۔ پس لوگوں کو انکے جائز حقوق سے محروم نہ کرو۔ نجات اور حق سب دنیا کا ورثہ ہے اور تمہارا فرض ہے کہ لوگوں کا حق ان تک پہنچاؤ اگر وہ خود انکار کریں تو کر دیں مگر تمہارا کام نہیں کہ اسے اپنے گھروں میں چھپائے بیٹھے رہو۔ اٹھو اور دنیا کو آنیوالے کی خبر دو۔ پیاسوں کو بتاؤ۔ کہ بارش ہو گئی ہے بھوکوں کو خبر دو کہ خدا نے آسمان سے مائدہ نازل کیا ہے ننگوں کو اطلاع دو کہ خدا نے انکے عیبوں کو چھپانے کیلئے لباس التقویٰ اتارا ہے سوتوں کو ہشیار کرو کہ سورج سر پر آ گیا بچھڑوں کو ملا دو اور ڈھونڈھنے والوں کو سنادو صداقت کی آواز کو دنیا کے چاروں کونوں تک پہنچا دو کہ خدا کی رضا بھی حاصل کر سکو

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو ضرور سرسبز کریگا اور میں آثار رحمت دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ لوگوں کو اسطرف خود متوجہ کر رہا ہے اور اسوقت تک ایک رقم جیدہ کے علاوہ بعض دوستوں نے اسبات پر بھی آمادگی ظاہر کی ہے کہ وہ اپنے جان و مال کی پرواہ نہ کر کے اپنے خویش و اقربا سے جدائی اختیار کر کے یہ کام کرنے پر آمادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرمائے ان اصحاب کے نام حسب ذیل ہیں (۱) مولوی سید سرور شاہ صاحب (۲) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (۳) چوہدری عبد اللہ خان صاحب داتہ زید کا۔ (۴) میاں فضل احمد صاحب نقشہ نویس امرتسر (۵) میاں محمد لطیف صاحب قاضی چک تحصیل شکر گڈھ۔ میں ان لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرتا ہوں کہ وہ ان پر اپنے فضلوں کی ایسی بارشیں کرے جن سے ان کی سرزمین ایسی ترو تازہ ہو کہ نسلاً بعد نسلاً انمیں تقویٰ کے لہلہاتے ہوئے کھیت پیدا ہوں میر قاسم علی صاحب دہلوی اور سید صادق حسین صاحب اٹاوہ سے تو میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر وعدہ لے ہی چکا ہوں کہ وہ اس کام میں پورے طور پر میری مدد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق دے اور خاص الخاص انعامات سے مالا مال کرے +

اس موقعہ پر میں مکرمی شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے اس کام میں مدد دینے کیلئے ہر طرح کی کوشش کرنیکا وعدہ دیا ہے۔ اور وہ تجویز کرتے ہیں۔ کہ فنڈ کے مضبوط کرنے کے لئے ہر جگہ پر آٹا فنڈ کی تجویز کی جاوے جس سے جلسوں کا خرچ نکالا جائے میرے خیال میں یہ تجویز بہت عمدہ ہے اور مجھے اپنے دوستوں سے امید ہے کہ وہ ہر شہر اور قصبہ میں اس کا انتظام فرمائیں گے۔ کھانا پکاتے ہوئے ایک مٹھی دعوۃ الی الخیر کے لئے بھی اگر ڈالدیجائے تو یہ کچھ گراں نہ گذریگی۔ اور باقاعدہ انتظام ہو تو اسی سے سینکڑوں روپیہ کی آمد ہو سکتی ہے ہر شہر یا گاؤں میں کوئی صاحب یہ کام اپنے ذمہ لے لیں اور کل احمدیوں کے گھروں میں برتن رکھوا دیں۔ اور ہفتہ وار یا ماہوار ایسے آٹے لیکر فروخت کر دیں اور قیمت یہاں بھجوا دیں +

دوسری تجویز آپنے یہ بتائی ہے کہ اخبار الفضل کو کم سے کم ہفتہ میں دو بار کر دیا جائے تا اس کام کا جو کچھ بھی نشو و نما ہو اس سے لوگوں کو جلد جلد آگاہی ہوتی رہے گو ہمیں یقین ہے کہ خریداران الفضل اس تجویز کو دلی خوشی سے لبیک کہیں گے۔ لیکن ابھی اس کا وقت نہیں آیا اسلئے میں اس تجویز کو اسوقت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ غیب سے کوئی اس کا سامان کر دے۔ ابھی تو میں اتنا ہی کہونگا کہ خریداران الفضل ہفتہ وار کی حالت ہی درست کرنے کی طرف توجہ فرما دیں اور خریدار بڑھانے کی کوشش کریں کم سے کم فی خریدار پانچ پانچ خریدار ہی مہیا کریں +

آخر میں میں تمام جماعت سے پھر درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس عظیم الشان کام پورا کرنے کے لئے ایک متحدہ کوشش کی ضرورت ہے جن صاحبوں سے جسطرح ہو سکے ہاتھ بٹائیں اگر جسمانی مدد دے سکیں وہ دیں۔ اگر مالی مدد دے سکیں وہ دیں بیشک اس کام کیلئے لاکھوں روپیہ اور ہزاروں واعظوں کی ضرورت ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں سب کچھ ہے۔ و ہو الناصر +

الاخبار والآراء

زمیندار کی دس ہزار ضمانت و پریس کی ضبطی

۱۳ جنوری کی دوپہر کو لاہور پولیس کے چند ہندوستانی آفیسر لوکل گورنمنٹ کا ایک حکمنامہ لے کر دفتر زمیندار میں پہنچے۔ اور پبلشر کو آگاہ کیا۔ کہ ہز آنر صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بروئے اختیارات پریس ایکٹ دس ہزار کی ضمانت جو ستمبر گذشتہ میں جمع کرائی گئی تھی۔ ضبط فرماتے ہیں۔ اور زمیندار سٹیم پریس بھی مع سامان متعلقہ سوائے سادہ کاغذ بحق سرکار ضبط کئے جانے کا حکم دیتے ہیں۔ اس حکم کی تعمیل فوراً شروع ہوگئی۔ اس لئے اس روز کا زمیندار نہ نکل سکا۔ اڈیٹر زمیندار والے اپنے خریداروں کو کسی قسم کی اطلاع دیکے پاس حکم کی اپیل غالباً تین ہفتہ کے اندر چیف کورٹ میں ہوسکتی ہے اور اس سے پہلے دو ہزار ضبطی ضمانت کی اپیل بھی زمیندار نے دائر کر رکھی ہے۔ جس کی تاریخ سماعت اسی مہینے کی کوئی قریبی تاریخ تھی +

جن مضامین کو گورنمنٹ نے قابل اعتراض قرار دیا ہے وہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ نومبر کی اشاعتوں میں بعنوان اجد ہیا کی قربانی وزرائے ہند۔ انگلستان کی سیاسی غلطی اور لمعات ہیں پریس کی مشینوں۔ پتھروں۔ انجن پر قبضہ کے علاوہ جملہ سامان متعلقہ پریس کی فہرست بنا کر اسے دو کمروں میں بند کر دیا ہے۔ اور دو سپاہی بغرض نگرانی تعینات ہیں۔ دفتر زمیندار سے کسی کاغذ یا رجسٹر وغیرہ کو نہیں لیا گیا۔ یہ بھی سنا جاتا ہے۔ کہ زمیندار پریس کسی بنک کے پاس قرضہ میں مکفول ہے۔ یہ پریس ایکٹ کی انتہائی طاقت کے استعمال سے طبائع پر خوف طاری ہے۔ اور امید ہے کہ اب سب اخبار نویس کسی معاملہ پر سنبھل کر قلم اٹھایا کریں گے۔ کیونکہ دانشمند کی عبرت کے لئے یہی واقعہ کافی ہے۔ چند روز ہوئے۔ پریس ایکٹ میں کسی قدر ترمیم کے لئے امپریل لیجسلیٹو کونسل میں تحریک کی گئی تھی۔ جو نامنظور ہوئی۔ عبرت ! +

آخر ترکی کو ماننا پڑا

ہم یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ ترکی میں جرمن آفیسروں کا تقرر منظور ہوا ہے چنانچہ سب سے اعلیٰ فوجی کمان پر جرمنی کے جرنیل لیمان وان سینڈرس کا تقرر ہوا تھا۔ روس نے اس پر اعتراض کیا۔ اور جب فرانس و انگلستان اس کے حلیفوں نے بھی تائید کی۔ تو حکومت عثمانیہ کو مجبوراً اسے ہٹانا پڑا۔ اور اس کی بجائے فرسٹ آرمی کور کا کمانڈنگ آفیسر کسی عثمانی کو بنا دیا۔ جس کا مددگار ایک جرمن آفیسر ہوگا۔ اور جنرل موصوف کو انسپکٹر جنرل افواج عثمانیہ کا عہدہ دیدیا گیا۔ ہمارے خیال میں بہت اچھا ہوا۔ کیونکہ اعلیٰ اختیارات کا ترکی آفیسروں کے قبضے میں رہنا بہتر ہے۔ اور جو اصلاحات منظور ہیں وہ اس صورت میں بھی جرمن آفیسروں کی مدد سے ہو سکتی ہیں۔ بشرطیکہ جرمن فی الحقیقت اصلاح کرنا چاہتے ہوں +

انور پاشا اصلاح میں مصروف ہیں

دو سو اسّی جرنیلوں کو پنشن دینے کی خبر تو آپ سن ہی چکے ہوں گے۔ اب لنڈن ۱۳ جنوری کا تار ہے۔ کہ انور پاشا نے ترکی سفیر مختار پاشا کو واپس طلب کر لیا ہے۔ ضلع ارزنگیان میں تیسری آرمی کور کی انسپکٹری منظور نہ کرنے پر اس کا نام نصف تنخواہ پانیوالوں میں درج کر دیا گیا۔ دیکھئے انور پاشا کی موجودہ اصلاحات کیا رنگ لاتی ہیں۔ تبدل و تغیر سے بے اطمینانی پھیلنا اور شور پڑ جانا ایک فطرتی بات ہے۔ جو کچھ ایسا خوفناک نہیں۔ بشرطیکہ یہ باتیں حزم و احتیاط و دور اندیشی پر مبنی ہوں۔ ترکی میں روپے کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ اور بجز روپے کے نہ تو انتظام رہ سکتا ہے اور نہ رعب قائم۔ جاوید بے گفتگوئے حصول قرضہ کو تازہ کرنے پیرس گیا ہے +

ہولناک زلزلے

کاگوشیما (جاپان) سے ۱۳ جنوری کو یہ برقی خبر دی گئی ہے کہ شنبہ سے اب تک ساٹھ زلزلے آچکے ہیں۔ جو روزانہ جزیرہ سکوراشیما پر کوہ آتش فشاں سے آتشیں مواد گراتے رہے ایک گاؤں تو تباہ ہو چکا۔ اور باقی قرب و جوار کی بستیاں خطرے میں ہیں گو آتشیں مواد کاگوشیما تک پہنچ گیا ہے۔ جہاں سے ہزار آدمی بھاگ گئے۔ اور صرف تار کے ملازمین مجبوراً وہاں ہیں۔ دریا کی طغیانی ان مصائب کو اور بھی بڑھا رہی ہے۔ کاگوشیما کا شہر جلی ہوئی راکھ سے ڈھپا ہوا ہے۔ اور وہاں راکھ کا انبار پندرہ فٹ گہرا ہے کلاؤ کے نشیبی مقامات میں سیلاب آگیا۔ اور زلزلے کے جھٹکے ایک گھنٹہ تک محسوس ہوتے رہے۔ ایسے ایسے عبرت انگیز واقعات پڑھ کر ناظرین الوصیت اور حضرت اقدس کے مجموعہ الہامات کو دیکھ لیا کریں۔ یہی وہ باتیں ہیں۔ جن کی خبر خدا کا مامور بہت پہلے دے چکا ہے +

مکسیکو میں بدامنی

میدان جنگ کا منظر بہت ہولناک ہے۔ تہیدست و مفلوک الحال مفرورین و پناہ گزینوں کی حالت بد سے بدتر ہے لنڈن ۱۲ جنوری کا تار ہے۔ کہ اوجینا گا میں چھ جرنیل اٹھائیس سو سپاہی ۲ لاکھ کارتوسوں اور ۶ میدانی توپوں کے ساتھ پکڑے گئے ہیں اور اوجینا گا کے ۵ ہزار شہری پناہ گزیں امریکن علاقہ میں گرفتار کئے گئے۔ گورنمنٹ نے تمام مرد فیڈرل پناہ گزینوں کو فلو سمتھ میں منتقل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر یہ حالت کسی اور جگہ ہوتی۔ تو دول نے کبھی کا دخل دیکر اس کا فیصلہ بھی کر دیا ہوتا +

جنوبی افریقہ میں یوروپینوں کا ایکا

ہندوستانیوں کی جو حالت تھی۔ وہ تو تھی۔ اب وہاں یوروپینوں نے بھی ایکا کر لیا ہے۔ ۱۲ جنوری کیپ ٹاؤن سے تار آیا ہے کہ ایکا امن و امان سے چلا جاتا ہے۔ کام بند کرنے والے شور و فساد سے محترز ہیں۔ اسی لئے فوجی قانون نافذ نہیں کیا گیا۔ تعمیرات و دیگر پیشوں کے دو ہزار قائمقاموں نے پریٹوریہ میں انعقاد جلسہ سے عام ایکے کے حق میں فیصلہ کیا +

جوہانسبرگ کے ۹ ہزار اشخاص کے جلسہ نے عام ایکے کی تائید میں ریزولیوشن پاس کیا۔ سالٹ ریور ورکشاپ (کیپ ٹاؤن) کے آدھے ریلوے ملازمین نے کام بند کر دیا چونکہ لائن کو اور فورٹین سٹریم کے ایک اہم پل کو ایک دو مرتبہ ناکام کوشش ہو چکی ہے۔ اس لئے ٹرینوں کی حفاظت کی غرض سے ٹرنسوال اور فری سٹیٹ کے بعض اضلاع پر جنگی قانون نافذ کر دیا گیا۔ اور بھی بعض سخت ضوابط وضع کئے جائیں گے۔ سر بنجمن رابرٹسن (چیف کمشنر ممالک متوسط) ہندیان جنوبی افریقہ کی فوائد کی نگہداشت کے لئے ناٹال کے بندرگاہ ڈربن پر پہنچ گئے ہیں۔ پریٹوریہ کو روانگی اس لئے ملتوی ہے۔ کہ ملازمین ریلوے کے ایکے کی وجہ سے وہاں تک پہنچنا مشکل ہے +

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں قحط

جالون میں چار ڈیپارٹمنٹل کام شروع کئے گئے ہیں۔ وہ امتحانی کام الہ آباد بھی جاری ہیں۔ باندہ میں علاوہ امدادی کاموں کے تالابوں اور پشتہ بندی کا کام ہو رہا ہے۔ امدادی کاموں پر جو لوگ الہ آباد۔ جالون۔ جھانسی۔ ہمیر پور۔ باندہ لگائے گئے ہیں۔ ان کی تعداد ۶ ہزار و سو اٹھ ہے۔

اور ان مقامات میں مفت امداد پانے والوں کی تعداد ۱۸ ہزار سات سو ۵ ہے۔ الغرض سب ایسے آدمیوں کی تعداد ۲۹ ہزار ۶ سو اٹھانوے ہے۔ اور یہ تعداد روبہ ترقی ہے۔ خیراتی سرمائے غربا کو کمبل تقسیم کئے جاتے ہیں۔ بند اور تالاب بنانے کی غرض سے تقاوی بھی تقسیم ہو رہی ہے۔ چارہ و پانی نایاب ہے

کوئی خدا کا بندہ ہمت کرے۔ اور حاکر ان لوگوں کو قحط کے مادی اسباب کے علاوہ روحانی اسباب بھی بتائے جو سکتے ہیں۔ کہ اس طرح وہ اپنی اصلاح کریں۔ جاپان میں بھی قحط ہے۔ ہوکا۔ ایڈا۔ اور شمال مشرقی اقطاع میں نوے لاکھ باشندے فاقوں مر رہے ہیں +

ایک حادثہ

بلیا گھاٹ کے کارخانہ برف کے امونیا کے پھٹنے سے کئی ہندوستانی اور گائیں گیس کی بو سے بیہوش ہوگئیں۔ کارخانہ کے اسسٹنٹ نے فوراً آکسیجن کا استعمال کیا۔ جس سے آدمی تو بچ گئے۔ مگر مویشی مر گئے۔ پشتہ جو بحر بالٹک اور پوکو نامی جھیل کے مابین تھا وہ ٹوٹ گیا۔ جس سے نواح کے گاؤں میں سیلاب آگیا۔ ایک سو دیہاتیوں کا پتہ نہیں ملتا۔ ایک تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈونگ گنگ میں پانی سخت نقصان کا باعث ہوا۔ اور دیہات بہ گئے +

ایسے ایسے حادثات جو یکدم وقوع میں آجاتے ہیں۔ ان سے بچنے کے لئے اسلام نے استغفار سکھایا ہے۔ کیونکہ انسان نہیں جانتا۔ کہ میرے ساتھ کیا ہونیوالا ہے۔ اس لئے جو نیک ہیں۔ وہ عافیت کی حالت میں بھی اپنے مولیٰ سے حفاظت طلب کرتے رہتے ہیں +

عزت پاشا شاہ البانیہ مقرر نہیں ہو سکا

یہ خبر تو ناظرین کرام سن چکے ہوں گے کہ انور کے وزیر جنگ ہوتے ہی ایک جہاز روانہ ہوا۔ کہ وہ البانیا پر عزت پاشا کی حکومت قائم کرے۔ تجویز تو عجیب تھی۔ مگر کارگر نہ ہوئی ترکی سٹیمر پہلے دو نا پھر ٹریسٹ میں بھیجا گیا +

جب آسٹرین کروزر پاسٹھر کا کمانڈر کاغذات کے معائنہ کے لئے جہاز پر آیا۔ تو کپتان نے بیان کیا۔ کہ یہ ۳۵۰ تیسرے درجہ کے مسافر ایسے البانی سپاہی ہیں۔ جن کی فوجی ملازمت کی میعاد ترکی لشکر میں ختم ہوگئی ہے۔ یہی سمجھ کر میں نے انہیں سٹیمر پر سوار کیا +

آسٹرین کمانڈر نے انہیں اصلی انقلابی بے قاعدہ سپاہی تصور کیا۔ اس لئے اکثر گرفتار کرکے ریوالوروں کے ساتھ ساحل پر پہنچائے گئے۔ بقیہ ٹریسٹ پہنچائے گئے۔ اور کمانڈر و ٹرکی صدارت سے جو فوجی پولیس باقر آغا کا کمانڈر ہے۔ چھ ترک افسروں اور جماعت کے پانچ لیڈران کے خلاف جو البانیا پر یلغار کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ کورٹ مارشل کا آغاز ہوگیا ہے۔ بعض ملکی عہدہ داروں پر بھی کورٹ مارشل ہوگا دوسری خبر یہ ہے۔ کہ البسان کے متصل مدعی تخت البانیا اسد پاشا اور فوجی پولیس کے مابین جنگ ہوئی جس میں اسد پاشا کو شکست ہوئی +

ان واقعات کی تشریح

البانیا پہلے ترکی صوبہ تھا۔ پھر دوران جنگ بلقان میں بعض طاقتوں کے ایما سے اس میں جمہوریت قائم کی گئی۔ جس کی صدارت اسمٰعیل کمال بے سابق ممبر ترکی پارلیمنٹ کے سپرد ہوئی۔ لیکن اسد پاشا نے سقوطری سے واپس آکر اور وزیر داخلہ مقرر ہونے پر صدر سے اختلاف کیا۔ اور اپنی علیحدہ حکومت زیر سیادت سلطان روم قایم کرلی۔ اب ان دونوں میں گاہے گاہے لڑائی ہوجاتی ہے اور ادھر دول نے ایک عیسائی شاہزادے کو پرنس ویڈ کے لئے منتخب کردیا۔ ادھر ترکوں نے عزت پاشا کو بھیجدیا۔ مگر جب پیش نہ گئی۔ تو سٹیمر کے کپتان نے کچھ اور بیان دیدیا۔ اب دیکھئے کیا ہوتا ہے +

ایک افسوسناک قتل

پنچبیڑی (بھمبر سے مغرب کی طرف راجپوت اقوام کا ایک موضع) کے ایک چوکیدار کی بیوی اپنی دو لڑکیوں کو ساتھ لیکر گھر سے نکل پڑی۔ وہ سمجھی کہ صبح صادق قریب ہے۔ حالانکہ ابھی آدھی رات تھی۔ موضع رحمان پور کے ایک خانقاہ سائیں چوشاہ کی ہے۔ وہاں آگ سینکنے کے لئے چلی گئی۔ چونکہ وقت بیوقت تھا ایک سودائی ملنگ نے ڈنڈے سے ان کی تواضع کی۔ کہتے ہیں وہ سمجھا۔ کوئی چڑیلیں ہے۔ ایک ہی ڈنڈے سے عورت مرگئی۔ بڑی لڑکی چوٹ کھا کر بھاگی۔ مگر دوسری ننھی سی بچی وہیں ڈھیر ہوکر رہ گئی۔ یہ جہالت اور اس فقیری کے خوفناک نتائج ہیں جسے اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں +

کچھ ترکوں کی نسبت

سابق عثمانی سفیر پیرس منیر پاشا کو آستانہ بلوایا گیا ہے۔ کیونکہ وہ بعض مقتدر حلقوں میں کافی سازباز رکھتا ہے۔ اور اتحاد و ترقی و حکومت عثمانیہ کی خواہش ہے کہ چونکہ اس کے تعلقات فرانسیسی ذی رسوخ جماعتوں کے ساتھ بہت گہرے ہیں۔ اس لئے اس کے لئے دو موجودہ مالی و سیاسی مباحث کا حسب منشار فیصلہ کرایا جائے +

دوم بلاد عثمانیہ میں سڑکوں کی تیاری کا ٹھیکہ ایک غیر ملکی کمپنی کو دیا جاچکا ہے۔ جنگ کی وجہ سے کام بہم پڑگیا تھا۔ اب پھر زور کے ساتھ جاری ہے۔ دس لاکھ فرنک ماہوار اوسط ہے +

۶۰۰ کلومیٹر سڑکیں تیار ہوچکی ہیں۔ جو عنقریب آمدورفت کے لئے کھل جائینگی۔ اور زیر تجویز سڑکوں کی درازی ۲۹۰۰ کلومیٹر ہے۔ ان کی تیاری پر تیس لاکھ کی رقم خرچ ہوگی +

سوم دو برٹش کارخانجات جہاز سازی کو مرمت جہاز ڈاک یارڈ کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ اور بڑی اصلاح پر برطانیہ کی کمپنیوں کا جو روپیہ خرچ ہوگا۔ اس کی ضمانت ولایت سیواس واقع اناطولیہ کی آمدنی اراضی کی مگر رکفالت سے دیگئی ہے +

جامع ازہر مصر کے حالات

مصری چٹھی منشی محبوب عالم صاحب میں لکھا ہے۔ جامع ازہر میں بارہ ہزار طالب علم تعلیم پاتے ہیں جن میں سے نوسو تو تمام دیگر اسلامی ممالک کے ہیں۔ اور باقی سب مصری ہیں +

ان طلبار کے پڑھانے کے لئے ساڑھے چار سو مدرسین ہیں +

تین لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ خرچ اوقاف مسجد سے ملتا ہے۔ اور پندرہ لاکھ بیس ہزار روٹیاں ہر روز طلبار میں تقسیم ہوتی ہیں۔ مگر ہندی طلبار کس مپرسی میں ہیں۔ ان کو صرف ۴ روٹیاں روزانہ ملتی ہیں۔ اور بس۔ مصریوں کو اپنے ہندی مسلمان بھائیوں سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے +

حاجیوں کی شکایات

جو لوگ حج کو جاتے ہیں۔ وہ جس طرح بن پڑتا ہے اپنے فرض سے سبکدوش ہوکر چلے آتے ہیں۔ اور اگر کچھ شکوہ شکایت نہیں کرتے۔ کہ اس مقدس سرزمین کے لوگوں کا ذکر کرکے کیوں خواہ مخواہ حج کے ثواب کو بھی باطل کریں۔ منشی صاحب موصوف اپنے اخبار نویسی کے فرائض کو نہیں بھولے۔ اور انہوں نے ان تکلیفات کو مسلسل نوٹ کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔ کہ جہاں اور ٹیکس ہیں اگر حاجیوں سے دو دو قرش وصول کرکے پانسو ہزار کمرے ان کے آرام کے لئے بنادئے جائیں تو اس آہنی شنڈ کی تکلیف سے بچ جائیں وہ بھی صرف ایک دو سال سے بنایا گیا ہے اور گنجائش کے لحاظ سے بہت کم ہے اور پھر غالباً وکیل جو جدہ میں حاجیوں کو زبردستی مکانوں کا کرایہ زیادہ وصول کرنے کے لئے ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ ان سے بھی نجات ہوجائے۔ نیز چونگی کے دفتر کا اعلےٰ لحاظ ہو۔ جہاں رشوت کا بازار گرم ہے۔ سترک اگر اپنی عثمانی حکومت کو اسلامی بنادیں۔ تو حاجی بیچارے اس گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں۔ یہ تجویز بہت عمدہ ہے۔ کہ حج کی مشکلات اور ان کے دفعیہ علاج یا کم از کم احتیاطات جن سے کچھ سہولت ہو سکے پمفلٹ کی صورت میں چھاپ کر ہر حاجی کے ہاتھ میں دئے جائیں۔ مگر افسوس اکثر کا ناخواندہ ہونا اس تجویز کے نفاذ سے مانع ہے +

ایک بال پر دو سو دس روپیہ محصول چونگی

مسٹر برنٹانو نے جو نیویارک میں ایک کتب فروشی کے دکان کے منیجر ہیں۔ لنڈن سے مشہور شاعر ڈکنز اور دیگر مصنفین کی تصانیف کا پارسل منگوایا۔ جس میں چارلس ڈکنز کے سر کا ایک بال بھی ہے جو ۶۰۰ روپیہ کو نیلام ہوا۔ اس بال پر چونگی والوں نے دو سو دس روپیہ محصول لگایا ہے۔ برنٹانو صاحب کہتے ہیں یہ بال واپس کر دیا جائے۔ دوم یہ بال سو سال قبل کا ہے۔ اس لئے اشیاء قدیمہ کی ذیل میں آکر محصول سے مستثنیٰ رہنا چاہئیے تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا +

ایک وکیل نقب زنی کا اقرار کرتا ہے

ہم نے پچھلے ہفتہ اخباروں میں یہ خبر پڑھی تھی۔ کہ پونا میں ایک پلیڈر بی۔ اے ایل۔ ایل بی نامی کا نقب زنی اور خیانت مجرمانہ میں چالان ہوا ہے۔ ہم اسے پلیڈر صاحب کے مخالفین کی کوئی چال سمجھے۔ مگر مقدمہ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہونے پر ملزم نے نقب زنی کا اقبال کر کے مجسٹریٹ سے حکم سزا صادر کرنے کی درخواست کی اس درخواست کی قبولیت ابھی معرض التوا میں ہے کیونکہ پولیس نے مہلت مانگی ہے تاکہ خیانت مجرمانہ کا مقدمہ بھی اس پر چلایا جا سکے۔ اور یہ واقعہ یوں ہے۔ کہ مقدمہ میں کچھ مال اس کے پاس امانت رکھا گیا تھا۔ جسے اس نے ازراہ خیانت ایک مارواڑی کے پاس رہن کر دیا۔

یہ نتیجہ ہے انگریزی تعلیم کے ساتھ مذہبی و اخلاقی تعلیم نہ ہونے کا جس کا انتظام بہی خواہان ۔ ۔ ۔ کو بہت جلد کر دینا چاہئیے +

کالجوں کو انگریزی پروفیسروں کی امداد

کچھ عرصہ ہوا۔ گورنمنٹ نے ایک پروفیسر عربی و سنسکرت زبانوں کا علی الترتیب علی گڈھ و بنارس ہر دو کالجوں کو دیا تھا۔ اب خالصہ کالج امرتسر میں دو انگریزی پروفیسروں کے تقرر کی منظوری وزیر ہند بہادر نے دی ہے۔ حال میں ہز آنر لاٹ صاحب پنجاب نے ایک اسلامی وفد کے ایڈریس کے جواب میں فرمایا۔ کہ سرکار مسلمانوں کی تعلیمی پستی کو حتی الوسع دور کرنے کے لئے اسلامیہ کالج و مدارس کو معقول مدد دینے پر تیار ہے +

زرعی کالجوں کی طرف توجہ درکار ہے

ہندوستان میں علم کو علم کی خاطر نہیں پڑھا جاتا۔ بلکہ اسے حصول ملازمت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ اس وقت زرعی کالج سخت دقت میں ہے نئے طلباء کا داخلہ قریباً مسدود ہے۔ اور ادھر کالج کے سٹاف کی تنخواہوں اور صیغہ ہائے زراعت کے تجربوں پر ہزاروں روپیہ ماہوار خرچ ہو رہا ہے۔ سکالرشپ کا امتحان جب لیا گیا۔ تو بجائے پچیس کے صرف ۱۱ امیدوار آئے۔ بعد حیرت ہے کہ جب کالج کھلا۔ تو سات وظیفہ یاب طلباء میں سے ایک بھی حاضر نہ ہوا +

فسٹ ایر کلاس کھل ہی نہ سکی۔ اسکا نتیجہ یہ ہے۔ کہ کالج بند ہو گا۔ مگر اس کا نقصان پھر ہمیں ہی اٹھانا ہو گا۔ بہتر ہے کہ صوبہ کے زمیندار اپنی اولاد کو اس کالج میں تعلیم دلائیں تاکہ وہ پڑھ کر موجودہ زمین سے بہت زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے قابل ہوں +

ایران ایک حد تک سبکدوش ہوا

کپتان اکفورڈ جو ایک ہندوستانی رسالہ مقیم شیراز کے آفیسر تھے۔ وہ سیر و شکار کے لئے جب اپنی حدود سے نکل گئے۔ تو بعض شریروں نے ان پر حملہ کیا۔ اور وہ گولی سے ہلاک ہو گئے۔ اس بارے میں ایران سے مطالبہ ہو رہا تھا۔ مگر ایرانی بدنظمی مجرم کی گرفتاری اور سزا دہی میں مانع تھی۔ حال میں خبر آئی ہے۔ کہ غائنظفر سردار بوکاسر احمدی قبائل اپنے ساتھیوں کے ساتھ امپریل بنک آف پرشیا کے ایک کاروان پر دیھبند میں حملہ آور ہوا ایرانی سپاہ نے اسے قتل کر دیا۔ اور بعد میں انہی کے ایک ہمراہی سے معلوم ہوا۔ کہ یہی ظفر اسی قبیلے کا سرغنہ تھا جس نے کپتان اکسفورڈ پر چھاپہ مارا تھا۔ گویا قدرتی طور پر اسے سزا مل گئی +

جنوبی افریقہ میں ایکا

پچھلے نوٹ میں جو کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اس کے مزید حالات یہ ہیں +

جنرل بوتھا نے بحیثیت وزیر معاملات اندرونی دیسیوں کے احاطوں میں سرکلر بھیجکر خاموش و پرسکون رہنے کی ہدایت کی ہے دیسیوں کی طرف سے نقص امن کا خدشہ نہیں تاہم ہر قسم کی احتیاطی تجاویز اختیار کی گئی ہیں۔ اور احاطوں پر خاص گارڈ مامور کئے گئے ہیں +

عام ایکے کے اعلان اور فوجی قانون کے نفاذ سے جنوبی افریقہ میدان جنگ بن گیا ہے + ہر گرسوار و مسلح سپاہی مقررہ مرکزوں میں بتعداد کثیر آ رہے ہیں۔ جہاں وہ مقامی کمانڈنٹ کے لشکر کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں + ۲۰ ہزار سپاہی رینڈ میں قائم ہیں۔ اور ہزاروں پریٹوریہ و دیگر مرکزوں میں موجود ہیں +

جنوبی افریقہ میں جو ضوابط نافذ ہوئے ہیں۔ وہ بغایت سخت ہیں۔ ریلوے و پبلک عمارات کے متصل جو لوگ حکم دئیے جانے پر فی الفور اپنے ہاتھ بلند نہ کریں گے۔ وہ نشانہ بندوق بنا دئیے جائیں گے۔ یہ بھی ہدائیت ہے کہ جس شخص کے پاس ناجائز اغراض کے لئے ڈائینامیٹ پایا جاوے۔ اسے فوجی عدالت کے سامنے بیجا یا جائیگا جو موت کا فتویٰ صادر کریگی +

نانبائیوں کی یونین کا پریذیڈنٹ اعلان کرتا ہے۔ کہ روٹی صرف اس کی اجازت سے دی جا سکے گی۔ محافظ سپاہ یا پولیس کو روٹی بہم نہ پہنچائی جائیگی +

ریلوے لائنوں پر جا بجا ڈائینامیٹ پایا جاتا ہے +

دہشت انگیز جھوٹی خبروں کی اشاعت بھی ممنوع قرار دی گئی ہے +

البانیا اور جزائر ایجین

لنڈن ۱۵ر جنوری کا تار ہے۔ کہ جزائر ایجین کے متعلق جواب اتحاد ثلاثہ (جرمنی۔ آسٹریا۔ اٹلی) کی طرف سے کل پیش کر دیا گیا ہے۔ اتحاد ثلاثہ عام طور پر تمام برٹش تجاویز کو قبول کرتا ہے۔ جس میں قلیل التعداد قوموں خواہ وہ یونانی ہوں یا مسلمان کی آزادی کا تحفظ بھی داخل ہے +

احصل یہ ہے کہ یونان جزائر چیوس۔ میٹلین اور سموتھریس کا الحاق کر لے اور جزائر امبروس اور ٹینیڈوس ٹرکی کے پاس رہیں +

جوابات جداگانہ طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ کہ مشکلات کے آخری حل کا انحصار بجائے طاقتوں کی ایک یا دوسری جماعت کے کل یوروپ پر ہے +

وارداتوں کی کثرت

اس ہفتہ میں بہت سے ڈاکے پڑے ہیں۔ اور سنسنی خیز وارداتیں ہوئی ہیں۔

(۱) ضلع اٹک کے مشہور قصبہ سورگ میں ایک ساہوکار کرم سنگھ کے گھر پر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں نے کرم سنگھ کے سر پر چاقو مار مار کر مال و متاع کا پتہ پوچھا۔ بندوقوں کے فیر کرتے رہے۔ اس نے کوئی پاس آ سکا اسکی بیوی بیٹے کو بھی زخمی کر گئے + (۲) ایک ہندوستانی ٹھیکیدار ٹھاکر داس کو یاغستانی لاچی ضلع کوہاٹ کے قریب سے اٹھا کر لے گئے + (۳) مشرقی بنگال سٹیٹ ریلوے پر چار سرحدیوں نے دو مسلمانوں کو جو ان کے خانہ میں سوار تھے۔ قتل کر کے بستری میں باندھ لیا جیبو سٹیشن سے آگے ان کے رشتہ دار و نکو فکر ہوئی تو سرحدیوں کے کپڑوں وغیرہ سے ان کی لاشیں نکلیں مقتولوں کی ہڈیاں وغیرہ توڑ دی گئیں۔ (۴) مکیریاں میں ۷ ڈاکوؤں نے ایک ساہوکار کو قتل کی دھمکی دیکر چابیاں چھین لیں۔ اور دو ہزار کے قریب مالیتی زیورات اور نقدی لیکر دوڑ گئے +

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

کلمہ طیّبہ

مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء توتی اکلہا کل حین باذن ربہا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلہم یتذکرون ۔ طیب کلمہ کی مثال پاک درخت کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قایم اور اس کی شاخ بلندی میں پہنچی ہوئی ہے۔ وہ اپنے پھل ہمیشہ ہر وقت دیتا رہتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس کے رب کے منشاء سے ہو رہا ہے۔ اور لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ عملدرآمد کریں +

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد مبارک سے پیشتر عرب لوگ جہالت کے پتلے تھے۔ یہاں تک کہ اس زمانے کا نام بھی زمانہ جاہلیت رکھا گیا۔ اور اس زمانہ جہالت کے سردار کا نام ابوجہل رکھ گیا۔ ایسے وقت میں خدا کیطرف سے اللہ تعالیٰ کا الہام ایک یتیم بےکس بےزر انسان پر اترتا ہے۔ وہ آسمانی بارش تھی۔ جو زمین عرب پر پڑی۔ اسوقت تمام کفار مکہ کیا تمام عرب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن ہو گئے +

آپنے باوجود ایسی مخالفت شدید کے دنیا میں اعلان لاالٰہ الا اللہ کیا۔ کہ دنیا کی کوئی چیز اس قابل نہیں ہے۔ کہ اس کی فرمانبرداری کی جاوے۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں جس سے محبت لگائی جاوے۔ لفظ لاالٰہ نے تمام معبودان باطلہ کے سر پر کلہاڑا چلا دیا۔ اور تمام محبوبوں کو قربان کر دیا۔ لا نفی جنس کا ہے۔ یہ تمام جنس کی نفی کرتا ہے۔ کوئی فرد اس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ کتنی بڑی قربانی ہے۔ جو کہ ایک مسلم کو اسلام لاتے ہوئے کرنی پڑتی ہے۔ اسلام کیسا موحد مذہب ہے کہ ابتدائی مرحلے میں تمام حقیقی سلوک کو ایک قدم میں طے کرا دیتا ہے دیکھو جو لاالٰہ کہتا ہے۔ وہ تمام اشیاء فانیہ سے ہاتھ دھو لیتا ہے اور اس کو کسی سے سروکار نہیں رہتا۔ دنیا میں ہزاروں مذہب ہونگے۔ مگر ہمیں کوئی بتائے تو سہی کہ اس میں کوئی ایسی تعلیم مختصر موجز اور پُر معنی رکھی گئی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو۔ کہ اس مذہب میں داخل ہونیوالا انسان محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے داخل ہوا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی ملونی اور کھوٹ نہیں ہے۔ لاالٰہ الا اللہ کلمہ طیبہ کے جزو اول نے اللہ تعالےٰ کو تمام شرکاء اور انداد سے پاک ٹھہرایا ہے۔ اور تمام معبودوں اور مطلوبوں اور محبوبوں سے روگردانی کرائی ہے۔ اور جزو ثانی نے صرف ایک معبود کی جس کا نام مبارک اللہ ہے۔ عبادت اور محبت کی طرف توجہ تام دلائی ہے۔ کیا ہی یہ کامل تعلیم ہے جو اس کلمہ طیبہ میں ودیعت کی گئی ہے۔ کوئی ہمیں اس کے مقابل میں دکھائے کہ مثلاً جب کوئی انسان کسی مذہب کا اس کے مذہب میں داخل ہونے لگے۔ تو اس سے اس وقت کیا کلمہ پڑھاتے ہیں۔ اور کس طرح اس کو مذہب میں داخل کرتے ہیں۔ عیسائی اصطباغ دیتے ہیں۔ اور خود ساختہ رسم ادا کرتے ہیں۔ صبغة اللہ ومن احسن من اللہ صبغة ونحن لہ عابدون۔ کسی کے رنگ میں رنگین ہونے سے کیا فائدہ ہے۔ اللہ کا رنگ لینا چاہئے اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ زیادہ عمدہ ہو سکتا ہے ہم تو اللہ ہی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ تمام مذاہب مشرک اور مردہ پرست ہیں۔ ان میں اسوقت جان نہیں ہے۔ وہ بے ثمر درخت ہیں۔ ان کا وجود اور عدم مساوات کے حکم میں ہے اسلام کے سوا کوئی ایسا مذہب ہمارے سامنے لاؤ۔ جو اپنے پھل ہر وقت دیتا ہو توتی اکلہا کل حین باذن ربہا۔ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت وہ اپنے پھل دیتا ہے +

اسلام کا خطرہ تمام عیسائی یورپ کے دلوں میں کھٹک رہا ہے اور ان کے مدبر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ کسطرح اس کی ترقی کو روک دیا جاوے۔ اور یہ بات دیکھ کر کہ کسطرح اسلام بغیر ظاہری اسباب استعمال کرنے کے دنیا میں پھیل رہا ہے تمام یورپ حیرت کے سمندر میں مستغرق ہے۔ کہ کیوں اسلام اسقدر ترقی کر رہا ہے یہانتک کہ شاہان زمانہ جو اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کسی مذہب سے سروکار نہیں رکھتے اور تمام اہل مذہب ان کی نگاہ میں یکساں ہوتے ہیں ان میں سے قیصر جرمن اسلام کے خلاف زہر اگلنے سے رہ نہ سکا۔ اور اس نے برملا کہا۔ کہ یہ اسلام کا خطرہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور افریقہ میں بڑی شدومد سے بڑھ رہا ہے۔ اس کو جسطرح سے بھی ہو سکے روک دینا چاہئے + اور اس کا خوب مقابلہ کرنا چاہئے +

قادیان میں جبکہ پادری گرسولڈ نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا تھا۔ کہ عیسائیت کے پھیلانے کے لئے کیا وسائل اختیار کرنے چاہئیں۔ آپ نے بڑی سادگی اور سنجیدگی سے فرمایا۔ کہ سچ اور حق میں ایک طاقت ہوتی ہے اور اس میں ایک زبردست اثر ہوتا ہے۔ وہ خود پھیلتا ہے۔ اسے کسی بیرونی مدد کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ پھیلے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیا ہی سچا جواب تھا۔ اب دیکھئے عیسائیت کے پھیلانے کے لئے کس قدر زور روپیہ۔ وقت اور انسان قربان ہو رہے ہیں۔ اگر ان میں کوئی حق اور سچ بھی ہوتا۔ تو اس قدر تعاون اور مدد کے بعد بھی ان کے پاس سوائے رذیل اقوام کے افراد کے اور کوئی نہیں آتا۔ اور وہ قومیں ان کے ہاتھ میں آتی ہیں۔ جو کہ تہذیب میں تمام جہان سے گری ہوئی ہیں۔ اور وہ بھی اس لئے ان کے پاس آتے ہیں۔ کہ ان کے پاس کوئی تمدن اور تہذیب موجود نہیں۔ ورنہ انکو اس میں بالکل ناکامی حاصل ہوتی

اسلام پر یہ ہمیشہ سے اعتراض کر رہے ہیں کہ اسلام شمشیر کے زور سے پھیلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مصلحت اور حکمت سے اس موجودہ زمانہ میں تلوار عیسائیوں کے ہاتھ میں دیدی ہے۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ سے لے لی ہے تاکہ اہل جہاں پر یہ ثابت کر دیا جاوے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ کہ اسلام نے تلوار کے ذریعہ ترقی کی ہے۔ اسلام نے ہمیشہ اپنی روحانیت کے ذریعہ سے ترقی کی ہے چنانچہ فی زمانہ جبکہ اسلامیوں کے پاس تلوار نہیں ہے۔ تب بھی اسلام اللہ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ اور افریقہ میں تو درکنار خود یورپ میں اسلام نے اپنی روحانیت کے اثر کو نمایاں کیا ہے۔ اور حضرت جری اللہ کی سچائی ثابت کی ہے اور بڑے عظیم الشان مہذب متمدن ملک کے اعلیٰ طبقہ کے لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسوقت ثابت کر دیا ہے۔ کہ اسلام محض اللہ کی منشاء کے ماتحت ترقی کر رہا ہے اور جسکے بڑھانیکا ارادہ اللہ تعالےٰ کر لیتا ہے تو کون ہے جو اسکو روک سکے +

بیشک اسلام میں ایک طاقت ہے جسکا مقابلہ کرنا کسی فرد بشر کا کام نہیں ہے یہ طاقت خدا نے خود اسمیں رکھدی ہے۔ اسلام کا کلمہ طیبہ اس بات کی پیشگوئی کر رہا ہے کہ یہ مذہب ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور یہ ہر وقت پھولتا اور پھیلتا رہیگا۔ اور یہ بات اسلئے رکھدی ہے کہ تمام لوگ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کس مذہب کی حمایت میں ہے۔ کذالک یضرب اللہ الامثال للناس لعلہم یتذکرون۔ یہ مثالیں اللہ تعالیٰ اس لئے بیان فرماتا ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اسلام کو بڑھا رہا ہے۔ جیساکہ ہر ایک شئے کی چھوٹی سے چھوٹی بھی تصویر ہو سکتی ہے اور بڑی سے بڑی تصویر بھی ہو سکتی ہے اور اس کے درمیان میں بھی تصویر کے مختلف درجات ہو سکتے ہیں یہی حال اسلام کا ہے۔ اسکی بھی کئی تصویریں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سامنے پیش کی ہیں جو بہت باریک اور چھوٹی تصاویر ہوتی ہیں انکے نقوش بہت ہی دقیق اور باریک ہوتے ہیں یہانتک کہ انکی دیکھنے کیلئے خوردبین کی ضرورت پڑا کرتی ہے اور جوں جوں تصویر کا سائز بڑا ہوتا جاتا ہے ویسے ہی اسکے نقوش اور خط و خال بڑے ہوتے جاتے ہیں اسلام کی سب سے چھوٹی تصویر لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اس چھوٹی سی تصویر میں ہی اللہ تعالےٰ نے سارے اسلام کو رکھدیا ہے اور اسلام کے تمام پہلوؤں کے نقوش اور خط و خال اسمیں موجود ہیں مگر بہت باریک ہیں۔ ہر ایک فطرتی طاقت نہیں کہ انکو دیکھ سکے اسلام کے مقاصد اور اصلی اغراض کو اس کلمہ پاک لاالٰہ الا اللہ میں بیان کر دیا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہئے اور اسکے سوا کسی سے محبت نہیں کرنی چاہئے گویا اس کلمہ لاالٰہ الا اللہ نے دنیا کی تمام اشیاء سے روگردانی کرا دی ہے۔ اور دوسرے حصہ محمد رسول اللہ نے پہلے جزو کو عملی پیرایہ میں ملبوس کیا ہے یہ بات صرف کہنے کی نہیں ہے بلکہ اسکا عملی نمونہ محمد رسول اللہ ہیں دیکھو باوجود اتنے بڑے مشاغل اور مصروفیت کے جو آپکو دنیا میں تھی آپنے تعلق الٰہی کو سب پر ترجیح دی اور دوسرے مشاغل اللہ تعالیٰ کے سامنے بالکل ہیچ تھے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ لوگ اس میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا کی تمام چیزیں اس قابل نہیں ہیں کہ انکی فرمانبرداری کی

تصدیق المسیح

کیا مسیح موعودؑ کامیاب ہو گئے؟

ہم نے پچھلے ہفتہ اس سوال کا جواب منقولی طور پر دیا تھا۔ کہ یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے کیونکر ہو سکتے ہیں جبکہ ابتک انکے مخالفوں کی تعداد زیادہ ہے اور وہ انکے مریدوں سے قوت میں طاقت میں مال میں رتبہ میں حکومت میں رعب میں زیادہ ہیں اور ابھی تک مسیحیت اپنے زوروں پر ہے ہزاروں مسیحی پادری دنیا کے ہر گوشہ میں مسیحیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ پس آپنے مہدی اور مسیح بن کر کیا کام کیا۔ اور اپنے دشمنوں پر کیا غلبہ حاصل کیا۔ ہم نے یہ بتایا تھا۔ کہ قرآن شریف میں پہلے نبیوں کے احوال موجود ہیں۔ حضرت نوح سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک بڑے بڑے انبیاء و رسل کی کامیابیوں کا ذکر ہے۔ اگر جو معاملہ اُن سے ہوا تھا۔ مرزا صاحب کا معاملہ اسکے خلاف ہے۔ تو بیشک آپکی ناکامی ثابت ہے لیکن اگر بجائے مخالف ہونیکے مرزا صاحب کا معاملہ انکے معاملات سے ایک ایک نقطہ میں مشابہ ہے تو آپکی صداقت میں کوئی شک نہیں رہتا اور ہم نے بتایا تھا کہ کسطرح جسقدر انبیاء آئے ہیں سب کے سب جن لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے تھے سب کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ ایک قلیل تعداد کو ہدایت دیکر اس دنیا سے گذر گئے۔ اور اسی منہاج کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کو پرکھنا چاہیئے اگر آپ بھی انکی طرح ایک جماعت تیار کر گئے ہیں۔ تو خواہ وہ کل دنیا کے مقابلہ میں کیسی ہی قلیل کیوں نہ ہو آپکی کامیابی یقینی ہے ورنہ آپ سے پہلے جسقدر انبیاء گذرے ہیں حتیٰ کہ خاتم الرسل والنبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب لازم آئیگی۔ پس یہ اعتراض فضول ہے +

اب ہم اپنے وعدہ کے مطابق معقولی طور پر اس سوال پر روشنی ڈالتے ہیں اور معقولی جواب بھی دیتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں دیا ہے ہمارا یقین ہے کہ جسقدر دینی معاملات ہیں سب میں قرآن شریف نے ہماری ہدایت کر دی ہے۔ اور اس کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جسکی ہدایت کی ہمیں ضرورت رہے۔ پھر جو کچھ ہے وہ اسی کتاب کی تفسیر ہے حتیٰ کہ جس شخص کو ہم مسیح موعودؑ یقین کرتے ہیں اسکی تصانیف کی نسبت بھی ہمارا یہی یقین ہے کہ وہ قرآن کریم کی اعلیٰ درجہ کی تفسیر ہیں اور انمیں جو کچھ بھی ہے اسکا ماخذ قرآن شریف ہی ہے پس ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ ہر معاملہ میں قرآن شریف ہمارا حکم ہونا چاہیئے اسلئے اس سوال کو بھی ہم قرآن کریم کے سامنے ہی پیش کرتے ہیں + قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی اعتراض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوتا تھا کہ تعداد تو انکے مخالفین کی زیادہ ہے پھر اُسے کیا کامیابی نصیب ہوئی اور یہ غالب کیونکر ہو گیا یہ تو دعویٰ کرتا تھا کہ میں کامیاب ہونگا اسے کامیابی کیا نصیب ہوئی اسکی ماننے والے تو دوسروں کی نسبت تھوڑے ہیں۔ قرآن شریف میں اس اعتراض کو دیکھکر ہمیں یہ خوشی ہوتی ہے کہ جو اعتراضات حضرت مرزا صاحب پر ہوتے ہیں وہ نئی قسم کے نہیں بلکہ خود ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی وہی اعتراضات ہوئے تھے جس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ایسے اعتراضات کرنیوالے کچھ اچھے لوگ نہیں کیونکہ انکی مشابہت کچھ اچھے لوگوں سے نہیں اور اس سے ہمیں فائدہ بھی رہتا ہے کہ اپنی طرف سے جواب بنانیکی ضرورت نہیں رہتی بلکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے مخالفوں کو جو جواب دیا ہے وہی ہم بھی مسیح موعودؑ کے مخالفوں کو دیتے ہیں +

اللہ تعالیٰ سورۃ رعد میں فرماتا ہے کہ اولم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها واللہ یحکم لا معقب لحکمہ وھو سریع الحساب وقد مکر الذین من قبلھم فللہ المکر جمیعا یعلم ما تکسب کل نفس وسیعلم الکفار عقبی الدار۔ یہ منکر جو کہتے ہیں کہ اسے کیا کامیابی ہوئی ہے کامیاب تو ہم ہیں کہ ہر طرح ان سے زیادہ ہیں۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ ہم زمین کی سب طرفوں سے انہیں کم کرتے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جب فیصلہ کر دیتا ہے تو کوئی اسکے فیصلہ کو پیچھے ہٹانیوالا نہیں ہوتا۔ اور وہ جلد حساب لیتا ہے اور اسکے رسول سے تیرے مخالف تدبیریں کرتے ہیں اگر ان سے پہلے جو لوگ نبیوں کے مخالف ہوئے وہ بھی تو رسولوں کے مقابلہ میں تدبیریں کیا کرتے تھے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ سب تدبیر و مکار است کرنا خدا ہی کے قبضہ میں ہے وہ جانتا ہے کہ ہر نفس کیا کر رہا ہے اور کافروں کو جلد ہی معلوم ہو جائیگا۔ کہ انجام کس کے ہاتھ میں ہے۔ اور آخر کو کس کی فتح ہوگی +

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے مخالفین پر ایک زبردست حجت قائم کی ہے اور بتایا ہے کہ غالب اور کامیاب تو ہمارا رسول ہے نہ تم کیونکہ گو تمہیں دعویٰ ہے کہ ہم زیادہ ہیں مگر احمقو! اتنا تو دیکھو کہ گو تم زیادہ ہو مگر تم کم ہو رہے ہو اور یہ گو ایک تھوڑی سی جماعت اپنے ساتھ رکھتا ہے مگر آئے دن اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ تم سے کچھ نہ کچھ چھین کر لیجاتا ہے تمہارا ملک بھی آہستہ آہستہ اسکے قبضہ میں جا رہا ہے اور تمہارے آدمی بھی رفتہ رفتہ اس کے ساتھ ملتے جاتے ہیں اور تم روز بروز کم ہوتے جاتے ہو پھر بھی یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ تم ناکام ہو گئے ہو اور یہ رسول کامیاب ہو گیا۔ باقی رہا تمہارا یہ خیال کہ ہم نے بہت سے منصوبے اسکی ہلاکت کے سوچ رکھے ہیں کہ اسے یوں برباد کر دینگے اور یوں برباد کر دینگے تو یہ کوئی نئی بات نہیں تم سے پہلے جو لوگ انبیاء کے مخالف ہوئے وہ بھی منصوبے کیا کرتے تھے۔ مگر جب خدا ہی ان منصوبوں کو پورا ہونے سے روک دے تو اور کسی کی طاقت ہے کہ انہیں پورا کر سکے تم اپنی رفتار کو دیکھو کہ کدھر جا رہی ہے تنزل کیطرف یا ترقی کیطرف اور اگر تم اسباب پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ انجام تمہارے لئے کچھ بہتر نظر نہیں آتا +

اس آیت کی تائید ایک اور آیت کریمہ قرآنی سے ہے بل متعنا ھؤلاء وآباءھم حتی طال علیھم العمر افلا یرون انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افھم الغالبون کفار یہ سمجھتے ہیں کہ ہم غالب ہیں اور بڑے مالدار ہیں اس رسول کو ہمارے مقابلہ میں کیا کامیابی نصیب ہو سکتی ہے انھیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ انکو اور انکے آباء کو تو ہم نے دنیا عطا کی ہے اور ایک مدت تک ایسی دولت کی زندگی میں چھوڑ دیا ہے حتیٰ کہ ایک عرصہ ان پر اسی حالت میں گذر گیا ہے کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم ان کے ملک کو چاروں طرف سے کم کر رہے ہیں۔ کیا باوجود اس بات کے یہ اپنے آپکو غالب ہی سمجھ رہے ہیں +

اللہ اللہ کیسی زبردست حجت ہے۔ واقعہ میں اس انسان سے زیادہ کون احمق ہوگا جو کسی سے مقابلہ کرے۔ اور باوجود اسکے کہ اسکی طاقت ہر دم کم ہوتی جائے وہ یہی خیال کرے کہ میں غالب ہوں جب اسمیں کمی شروع ہو گئی اور دشمن کی طاقت بڑھ رہی تو عقلمند انسان خود نتیجہ نکال سکتا ہے کہ کچھ مدت میں ہی دشمن ضرور غالب آجائیگا +

اب ایسی دلیل کو ہم اپنے مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ بیشک جماعت احمدیہ کم ہے اور جن لوگوں کی طرف حضرت مسیح موعودؑ مامور ہو کر آئے تھے انمیں سے بہت کم لوگوں نے آپکو مانا ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ جب آپنے دعویٰ کیا تھا اسوقت آپکے ساتھ کتنے لوگ تھے اور اب کتنے ہیں اور یہ جماعت ترقی کر رہی ہے یا اس کی ترقی رک گئی ہے +

جب آپنے دعویٰ کیا۔ تو کل دنیا آپکی مخالف تھی۔ اور دنیاوی سامان بالکل ناامید کرنیوالے تھے۔ مگر باوجود اس کے کہ امراء نے بھی اور علماء نے بھی ناخنوں تک زور لگایا۔ کہ کسیطرح آپکے کام میں رکاوٹیں پیدا کریں۔ اور علماء نے تو کفر کے فتوے لگا کر عوام الناس کو آپکی طرف سے بالکل پھیر دیا مگر باوجود اسکے کہ آپ اکیلے ایکطرف تھے۔ اور کل دنیا دوسری طرف آپنے دشمن کے گھروں میں سے نہایت قیمتی ہیرے نکال لئے اور جو لوگ اپنے دلوں میں سعادت رکھتے تھے وہ آپکی آواز پر کھنچے چلے آئے۔ اب بھلا بتلاؤ کہ ایک رسہ جس کے ایک طرف آپ زور لگا رہے تھے اور دوسری طرف سب مذاہب کے عوام الناس اور علماء اور امراء اور پھر بھی اس رسہ کو قدم بقدم اپنی طرف کھینچ کر لانے لگے۔ تو کون کامیاب ہوا۔ آیا وہ جو کروڑوں ہو کر کھینچے چلے آئے۔ یا وہ جو باوجود اکیلا ہونے کے انہیں کھینچ لایا۔ ظاہر ہے کہ وہی کامیاب اور غالب ہوگا۔ جو دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لایا +

پس اس نظارہ کو دیکھتے ہوئے کہ دن بدن نہایت سخت مخالفت کے باوجود جبکہ لوگوں کو یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ جو احمدیوں سے کلام کریگا۔ اس کی بیوی کو طلاق واقع ہو جائیگی۔ جماعت احمدیہ روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور اس کے زور کو روکنے والوں کی ہزاروں کوششوں کے باوجود یہ آگے ہی آگے بڑھتا جاتا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح موعودؑ ناکام گئے۔ جو اکیلا تن تنہا خون کے پیاسے دشمنوں میں سے صحیح و سلامت رہ کر لاکھوں روحوں کو بچا لایا۔ وہی کامیاب ہے۔ اور عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ گو اس کے مخالف زیادہ ہوں۔ مگر جس زور سے دریا ترقی بہ رہا ہے وہ اپنے راستہ سے رفتہ رفتہ سب رکاوٹوں کو دور کر دے گا +

امر بالمعروف

اذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون!

آجکل کیسا آزادی کا زمانہ ہے ہر ایک فرد اور متنفس اپنے اندر سے نکال رہا ہے جو کچھ اس کے اندر ہے کل اناء یترشح بما فیہ اگر صادق آسکتا ہے تو صرف اسی موجودہ زمانہ پر کما حقہ صادق آسکتا ہے یہ ہی وہ زمانہ ہے جسکے متعلق کہا گیا تھا۔ کہ تمام مذاہب اس زمانہ میں بالکل باہر میدان میں آجائینگے۔ اور ہر ایک اپنے تئیں دوسرے سے بالا رہنے کی کوشش وسعی کریگا۔ بیرونی مذاہب جو اس وقت کر رہے ہیں اسے بیان کرنے کی چنداں حاجت اور ضرورت نہیں ہر ایک عاقل فہیم دنیا کے حالات سے آگاہ خوب انکو سمجھتا ہے ہر ایک مذہب والا اپنے پاس سے خود تراشیدہ قاعدہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ کہ اگر تم اس نسخہ کو برتو گے۔ تو کامیاب ہو جاؤ گے دیگر اہل دنیا کی دیکھا دیکھی مسلمان کہلانے والے بھی انکی اقتدا اور پیروی کرتے ہیں اور ان کی ظاہری حشمت اور شان وشوکت کو دیکھ کر اپنے لئے بھی وہی کامیابی کی راہ سمجھ بیٹھے ہیں جو کہ دنیا کے فرزندوں نے اپنی کامیابی کے حصول کے لئے استعمال کی ہیں پھر کیا تعجب ہے منہ اتنی باتیں۔ ہر ایک فرد کو اس بات کی فکر پڑی کہ وہ غور کرے کہ اسلام کے تنزل کے کیا اسباب اور وجوہ ہیں چنانچہ بعض نے یہ کہدیا کہ چونکہ اسلام میں سود حرام ہے اس لئے مسلمان ترقی نہیں کر سکتے۔ یورپ میں خوب سود کا رواج ہے۔ اس لئے وہ ترقی کے بام پر سوار ہے حالانکہ اس انسان کو اگر وہ اپنے تئیں مسلمان سمجھتا تھا اتنا تو خوف الہٰی ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ کہ وہ کتاب اللہ پر تو اپنا یہ عقیدہ عرض کر لیتا۔ پھر اگر سود ہی کامیابی کی راہ ہے تو کیوں بنیئے اور یہود سلاطین نہیں بنتے۔ کیوں وہ کامیابی اور ظفر کو اپنے ماتحت نہیں کر لیتے۔ اور آجکل جو سود خوروں کا حشر ہوا ہے دنیا اس کو جانتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسے نام نہاد مسلمانوں کو خوب ذلیل کیا ہے۔ قرآن شریف تو فرماتا ہے فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ اگر تم سود نہیں چھوڑو گے تو یاد رکھو تم اللہ تعالیٰ سے جنگ کر رہے ہو۔ بھلا وہ کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہے جو اللہ سے جنگ کرتا ہے ہرگز نہیں۔ الحمد للہ ہم نے اس کا نمونہ بچشم خود دیکھ لیا ہے

بعض کہتے ہیں۔ چونکہ اسلام میں پردہ ہے اس لئے مسلمان ترقی کے مدارج قصویٰ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ عوام الناس کہاں پردے کے عادی ہیں۔ وہ کیوں تہذیب کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہیں۔ تمام اقوام رذیلہ چوہڑے چمار کوئی پردہ کرتے ہیں؟ یورپ کی اقوام کو دیکھ کر قواعد مترتب کرنا بہت ہی بھاری غلطی ہے وہ اہل دنیا ہیں اور ہم اہل عقبےٰ ہیں وظاہری اسباب پر اپنا بھروسہ کئے ہوئے ہیں اور انکی نگاہ ظاہری اسباب سے اوپر نہیں جاتی۔ انہوں نے مادیات میں بڑی مساعی جمیلہ کی ہیں۔ یہانتک کہ انہوں نے اعمار طویلہ اسی میں فنا اور برباد کر دی ہیں جہازوں کے جہاز انہوں نے مادیات کی تحقیق میں غرق کر دیئے ہیں۔ پھر بھی اتنے استقلال سے کام پر جمے ہوئے ہیں۔ کہ بلا اختیار کہنا پڑتا ہے۔ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعاً۔ کہدے کیا ہم تمہیں بتا دیں۔ کہ کون وہ لوگ ہیں جن کے اعمال خسارہ میں ہیں۔ جنکی تمام کوشش دنیا کی زندگی میں خرچ ہو چکی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نیک اور عمدہ کام کر رہے ہیں۔ کشتی نوح کا مطالعہ کرو۔ اس میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ کہ دنیاوی نعمتیں دو طریق سے ملتی ہیں ایک اصطفاء کے طور پر اور ایک ابتلا کے طور پر۔ وہ فرماتے ہیں کہ تم مادہ پرست اقوام کی اقتدا مت کرو۔ انہوں نے حقیقی خالق کو چھوڑ دیا اور دنیا کی غلاظتوں کے پیچھے کتوں کی طرح پڑ گئے۔ الدنیا جیفۃ وطالبوھا کلاب۔ تم ان کے نقش قدم پر چل کر ترقی نہیں کر سکتے۔ مسلمان مسلمانوں کے نقش قدم چلکر ترقی کر سکتے ہیں۔ تم قرون ثلاثہ کے مسلمانوں کی کیوں اقتدا نہیں کرتے اور کیوں نہیں سوچتے کہ کسطرح اسلام نے پہلے ترقی کی۔ انہی وسائل اور ذرائع کو ہم پہنچاؤ۔ اگر تم کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتے ہو مسلمان کہلا کر مردہ پرست اقوام کی اقتدا سے تم ترقی نہیں کر سکتے۔ اسلاف صحابہ رضی اللہ عنہم پر الزام آتا ہے کہ اگر اس زمانہ کے مسلمان مستحق ظفر ونصرت ہیں تو انمیں امتیاز بالکل نہیں رہتا دیکھو دوسری قوموں نے اللہ کو چھوڑ دیا ہے اور انہوں نے نجاست کے حاصل کرنے میں بڑی کوشش کی ہے۔ تم کیوں اس نجاست کے دلدادہ بننا چاہتے ہو۔ قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث کہدے خبیث اور طیب برابر نہیں ہو سکتے اور اگرچہ تجھے خبیث کی کثرت تعجب میں ہی ڈالدے۔

دوستو! عزیزو! تم ایسی کامیابی پر لعنت بھیجو۔ جس سے خدا ہاتھ سے جاوے جسنے خدا پا لیا اس نے سب کچھ پا لیا من کان للہ کان اللہ لہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اسکا ہو جاتا ہے وللہ ملک السموٰات والارض اور اللہ ہی کی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ نتیجہ کیا ہوا کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے سب کچھ اسکا ہو جاتا ہے تمہیں ناکامی کیوں ہوئی کیوں تم اونچے مینار سے نیچے اسفل سافلین میں گرائے گئے۔ صرف اس لیے کہ تم نے اللہ کو چھوڑ دیا اسنے تم کو چھوڑ دیا۔ اب بھی سنبھلو خدا کو یاد کرو۔ ذکر الہٰی سے تمہاری زبان تر رہے اپنے اعمال میں تمہیں اللہ یاد ہو۔ تمہارے اموال اور انفس تمہارے نہیں ہیں۔ جب سے تم نے اسلام کا دعویٰ کیا اور اپنے تئیں مسلمان کہا اسی وقت سے وہ اموال اور وہ جانیں تمہاری نہیں رہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہو گئی ہیں۔ بس اسوقت تم مسلمان کہلا کر دیگر اقوام کی طرح نہیں ہو تم نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ تم اپنے اموال اور جانیں اللہ کے ہاتھ بیچ چکے ہو۔ دوسری قوموں نے یہ اقرار نہیں کیا۔ تم کس طرح ان کی اقتدا کر کے کامیاب ہو سکتے ہو۔ ایک ہی وقت میں تم کیسے اللہ کو بھی راضی کر سکتے ہو اور دنیا کو بھی۔ تمہیں تو ان قواعد کی پیروی کرنی پڑیگی۔ جن کے ماتحت تم نے اپنے تئیں بیچ دیا ہے خبردار لستم کاحد من الناس تم دنیا کے عام لوگوں کی طرح نہیں ہو۔ تم شہداء علے الناس ہو تم تمام جہان کے لئے نمونہ ہو۔ تمہاری ذرا سی غلطی سے جہان کو سخت نقصان اور ضرر پہنچتا ہے پس جبتک تم دائرہ اسلام میں اپنے تئیں رکھنا پسند کرتے ہو تبتک تمہیں کامیابی مردہ پرست اقوام کی اقتدا سے نہیں مل سکتی۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ دیا ہے پس اللہ نے ان کو چھوڑ دیا۔ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے۔ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ اللہ کو بہت یاد کرو۔ تاکہ تم کامیاب اور مظفر ومنصور ہو جاؤ۔ دیکھو تمہاری کامیابی مشروط ہے اور ان کی کامیابی مشروط نہیں ہے من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جھنم یصلھا مذموماً مدحوراً۔ جو اس دنیا کو چاہتے ہیں ہم انکو اسی دنیا میں دیتے ہیں جتنا چاہتے ہیں جس کے لئے چاہتے ہیں پھر جہنم میں ہم انکو داخل کرینگے اور وہ بڑا ذلیل اور خوار ہو گا۔ ومن اراد الاٰخرۃ وسعیٰ لھا سعیھا وھو مومن فاولٰئک کان سعیھم مشکورا۔ اور جو آخرت چاہتے ہیں اور اسکے لئے کوشش کرتے ہیں بشرطیکہ وہ مومن ہوں پس ان کی سعی کی قدر کی جاویگی کلاً نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا۔ ہم انکی بھی مدد کرتے ہیں اور انکی بھی اور تیرے رب کی عطاء سے ہر ایک کو مدد ملتی ہے۔ اور تیرے رب کی عطا بند نہیں ہوتی۔ پس اے وے لوگو! جنہوں نے اپنے اموال اور جانیں اللہ کے ہاتھ بیچدی ہیں۔ تم اپنے مال اور جانیں اللہ کی اجازت کے بغیر کہیں بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ پس تم خوب یاد رکھو۔ کہ تمہاری کامیابی اسی میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ضوابط اور قواعد کی اقتدا کرو۔ دیکھو اللہ کو یاد رکھو اور اس کو کبھی مت بھولو۔ حضرت موسےٰ جیسے عظیم الشان انسان کو حکم ہوتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ لذکری۔ میری یاد کے لئے تو نماز پڑھا کر۔ ولا تنیا فی ذکری اور میری یاد کو کبھی نہیں بھولنا۔ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون۔ تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھونگا۔ اور میری قدر کرو۔ اور میری ناقدری مت کرو دیکھو جب ہم نے اللہ کی قدر کی اور اسکے قواعد اور احکام کا امتثال کیا ہم بڑے بن گئے ہمیں اللہ نے بھی یاد کیا۔ اور جب ہم نے اللہ کا کفر کیا اور اسکو یاد نہ کیا اسنے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم اپنے شامت اعمال سے اس حالت کو پہنچ گئے جسمیں ہم ہیں پس اہل اسلام کی ترقی اسلام کے اختیار کرنے سے ہو سکتی ہے نہ اسلام کے ترک سے اگر اسلام کے ترک سے ترقی ہوئی بھی تو وہ اسلام کی ترقی نہیں ہے بلکہ شیطنت کی ترقی ہے اللہ کو ہر وقت ہر کام میں یاد رکھو۔ ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون۔

تاریخ اسلام

سیرت النبی

طہارت النفس سادہ زندگی

گھر کا کام کاج خود کر لیتے

میں نے پچھلی فصل میں بتایا ہے۔ کہ آپ کس طرح سادگی سے کام لیتے اور تکلفات سے پرہیز کرتے تھے۔ اور بناوٹ سے کام نہ لیتے تھے۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آنحضرت ؐ صرف بے تکلفی سے سب کام کر لیتے اور اس معاملہ میں سادگی کو پسند فرماتے بلکہ آپ کی زندگی بھی نہایت سادی تھی۔ اور وہ اسراف اور غلو جو امراء اپنے گھر کے اخراجات میں کرتے ہیں۔ آپ کے ہاں نام کو نہ تھا۔ بلکہ اپنی ایسی سادگی سے زندگی بسر کرتے۔ کہ دنیا کے بادشاہ اسے دیکھ کر ہی حیران ہو جائیں۔ اور اس پر عمل کرنا تو الگ رہا۔ یورپ کے بادشاہ شائد یہ بھی نہ مان سکیں۔ کہ کوئی ایسا بادشاہ بھی تھا جسے دین کی بادشاہت بھی نصیب تھی۔ اور دنیا کی حکومت بھی حاصل تھی۔ مگر پھر بھی وہ اپنے اخراجات میں ایسا کفایت شعار اور سادہ تھا۔ اور پھر بخیل نہیں۔ بلکہ دنیا نے آجتک جسقدر سخی پیدا کئے ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر سخی تھا۔

جنکو اللہ تعالیٰ دولت اور مال دیتا ہے۔ ان کا حال لوگوں سے پوشیدہ نہیں۔ غریب سے غریب ممالک میں بھی نسبتاً امراء کا گروہ موجود ہے۔ حتیٰ کہ جنگلی قوموں اور وحشی قبیلوں میں بھی کوئی نہ کوئی طبقہ امراء کا ہوتا ہے۔ اور ان کی زندگیوں اور دوسرے لوگوں کی زندگیوں میں جو فرق نمایاں ہوتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں خصوصاً جن قوموں میں تمدن بھی ہو۔ ان میں تو امراء کی زندگیاں ایسی پر عیش و عشرت ہوتی ہیں۔ کہ انکے اخراجات اپنی حدود سے بھی آگے نکل جاتے ہیں۔

آنحضرت ؐ جس قوم میں پیدا ہوئے وہ بھی فخر و خیلاء میں خاص طور پر مشہور تھی۔ اور حشم و خدم کو مایۂ ناز جانتی تھی۔ عرب سردار باوجود ایک غیر آباد ملک کے باشندہ ہونے کے بیسیوں غلام رکھتے اور اپنے گھروں کی رونق کے بڑھانے کے عادی تھے۔ اور عرب کے ارد گرد دو قومیں ایسی بستی تھیں۔ کہ جو اپنی طاقت و جبروت کے لحاظ سے اسوقت کی کل معلوم دنیا پر حاوی تھیں۔ بالخلاف ایران اپنی مشرقی شان و شوکت کے ساتھ اپنے شاہانہ رعب داب کو کل ایشیا پر قائم کئے ہوئے تھا۔ تو دوسری طرف روم اپنے مغربی جاہ و جلال کے ساتھ اپنے حاکمانہ دست تصرف کو افریقہ اور یورپ پر پھیلائے ہوئے تھا۔ اور یہ دونوں ملک عیش و طرب میں اپنی حکومتوں کو کہیں پیچھے چھوڑ چکے تھے۔ اور آسائش و آرام کے ایسے ایسے سامان پیدا ہو چکے تھے کہ بعض تو ہمارے اس زمانہ میں بھی کہ آرام و آسائش کے سامانوں کی ترقی کمال درجہ کو پہنچ چکی ہے نگاہ حیرت سے دیکھا جاتا ہے۔ دربار ایران میں شاہان ایران جس شان و شوکت کے ساتھ بیٹھنے کے عادی تھے۔ اور ان کے گردوں میں جو کچھ سامان طرب جمع کئے جاتے تھے اسے شاہنامہ کے پڑھنے والے بھی بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اور جنہوں نے تاریخوں میں ان سامانوں کی تفصیلوں کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ تو اچھی طرح سے ان کا اندازہ کر سکتے ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا۔ کہ دربار شاہی کی قالین میں بھی جواہرات اور موتی ٹنکے ہوئے تھے۔ اور باغات کے نقشے زمردوں اور موتیوں کے صرف سے تیار کر کے میدان دربار کو شاہی باغوں کا مماثل بنا دیا جاتا تھا ہزاروں خدام اور غلام شاہ ایران کے ساتھ رہتا اور ہر وقت عیش و عشرت کا بازار گرم رہتا تھا۔

رومی بادشاہ بھی ایرانیوں سے کم نہ تھے۔ اور وہ اگر ایشیائی شان و شوکت کے شیدا نہ تھے۔ تو مغربی آرائش اور زیبائش کے دلدادہ ضرور تھے جن لوگوں نے رومیوں کی تاریخ پڑھی ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ رومیوں کی حکومتوں نے اپنی دولت کے ایام میں دولت کو کس کس طریق سے خرچ کیا ہے پس عرب جیسے ملک میں پیدا ہو کر جہاں دوسروں کو غلام بنا کر حکومت کرنا فخر سمجھا جاتا تھا۔ اور جو روم و ایران جیسی مقتدر حکومتوں کے درمیان واقعہ تھا کہ ایک طرف ایرانی عیش و عشرت اسے لبھا رہی تھی تو دوسری طرف رومی زیبائش و آرائش کے سامان اسکا دل اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔ آنحضرت ؐ کا بادشاہ عرب بن جانا اور پھر ان باتوں میں سے ایک سے بھی متاثر نہ ہونا۔ اور روم و ایران کے دام تزویر سے صاف بچ جانا اور عرب کے بت کو مار کر گرا دینا کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جسے دیکھکر پھر بھی کوئی دانا انسان آپکے پاکباز دل کے سردار اور طہارت النفس میں کامل نمونہ ہونے میں شک کر سکے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

علاوہ اس کے کہ آپ کے ارد گرد بادشاہوں کی زندگی کا نمونہ تھا۔ وہ ایسا نہ تھا۔ کہ اس سے آپ وہ تاثرات حاصل کرتے۔ جن کا اظہار آپ کے اعمال کرتے ہیں۔ یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا درجہ دیدیا تھا۔ کہ اب آپ تمام مخلوقات کے مرجع افکار ہو گئے تھے۔ اور ایک طرف روم آپ کی بڑھتی ہوئی طاقت کو اور دوسری طرف ایران آپکے ترقی کرنیوالے اقبال کو شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اور دونوں متفکر تھے۔ کہ اس سیلاب کو روکنے کیلئے کیا تدبیر اختیار کی جائے۔ اس لئے دونوں حکومتوں کے آدمی آپ کے پاس آتے جاتے تھے۔ اور ان کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ شروع تھا۔ ایسی صورت میں بظاہر ان لوگوں پر رعب قائم کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ آپ بھی اپنے ساتھ ایک جماعت غلاموں کی رکھتے اور اپنی حالت ایسی بناتے۔ جس سے وہ لوگ متاثر اور مرعوب ہوتے مگر آپ نے کبھی ایسا نہ کیا۔ غلاموں کی جماعت تو الگ رہی۔ گھر کے کام کاج کے لئے بھی کوئی نوکر نہ رکھا۔ اور خود ہی سب کام کر لیتے تھے حضرت عائشہ رض کی نسبت لکھا ہے۔ کہ انها سئلت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مھنۃ اھلہ تعنی فی خدمۃ اھلہ فاذا حضرت الصلاۃ خرج الی الصلاۃ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ آپ اپنے اہل کی مہنت کرتے تھے۔ یعنی خدمت کرتے تھے۔ پس جب نماز کا وقت آجاتا آپ نماز کے لئے باہر چلے جاتے تھے۔

اس حدیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ کس سادگی کی زندگی بسر فرماتے تھے۔ اور بادشاہت کے باوجود آپکے گھر کا کام کاج کرنیوالا کوئی نوکر نہ تھا بلکہ آپ اپنے خالی اوقات میں خود ہی اپنی ازدواج مطہرات کے ساتھ ملکر گھر کا کام کاج کروا دیتے۔ اللہ اللہ کیسی سادہ زندگی ہے کیا بے نظیر نمونہ ہے۔ کیا کوئی انسان بھی ایسا پیش کیا جا سکتا ہے۔ جس نے بادشاہ ہو کر یہ نمونہ دکھایا ہو۔ کہ اپنے گھر کے کام کے لئے ایک نوکر بھی نہ ہو۔ اگر کسی نے دکھایا ہے۔ تو وہ بھی آپکے خدام میں سے ہو گا۔ کسی دوسرے بادشاہ نے جو آپ کی غلامی کا فخر نہ رکھتا ہو یہ نمونہ کبھی نہیں دکھایا۔ ایسے بھی مل جائیں گے جنہوں نے دنیا سے ڈر کر اسے چھوڑ دیا۔ ایسے بھی ہونگے۔ جو دنیا میں پڑے اور اسی کے ہو گئے۔ مگر یہ نمونہ کہ دنیا کی اصلاح کے لئے اس کا بوجھ اپنے کندھوں پر بھی اٹھائے رکھا۔ اور ملکوں کے انتظام کی باگ اپنے ہاتھ میں رکھی۔ مگر پھر بھی اس سے الگ رہے۔ اور اس سے محبت نہ کی۔ اور بادشاہ ہو کر فقر اختیار کیا۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے خدام کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتی۔ جن لوگوں کے پاس کچھ تھا ہی نہیں۔ وہ اپنے رہنے کے لئے مکان بھی نہ پاتے تھے۔ اور دشمن جنہیں کہیں چین سے نہیں رہنے دیتے تھے کبھی کہیں اور کبھی کہیں جانا پڑتا تھا۔ انکے ہاں کی سادگی کوئی اعلیٰ نمونہ نہیں جن کے پاس ہو ہی نہیں اس نے شان و شوکت سے کیا رہنا ہے مگر ملک عرب کا بادشاہ ہو کر لاکھوں روپیہ اپنے ہاتھ سے لوگوں میں تقسیم کر دینا اور گھر کا کام کاج بھی خود کرنا یہ وہ بات ہے۔ جو اصحاب بصیرت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچے بغیر نہیں رہ سکتی۔

عرب کے ملک میں اب بھی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں اور انکے افسر یا امیر جس طرز رہائش کے عادی ہیں۔ انہیں بھی جاننے والے جانتے ہیں۔ خود شریف مکہ جنہیں صرف حجاز میں ایک حد تک دخل و تصرف حاصل ہے انہی کے دروازہ پر بیسیوں غلام موجود ہیں۔ جو ہر وقت خدمت کے لئے دست بستہ ہیں مگر آنحضرت ؐ سارے عرب پر حکمران تھے یمن اور حجاز اور نجد اور بحرین تک آپ کے قبضہ میں تھے۔ مگر باوجود تمام عرب اور اسکے ارد گرد کے علاقوں پر حکومت کرنیکے آپکا گھر کے کاروبار خود کرنا اس پاکیزگی کی طرف ہمیں اشارہ کر رہا ہے جو آپکے ہر عمل سے ظاہر ہو رہی تھی اور اس طہارت نفس کی طرف متوجہ کر رہا ہے جو آپکے ہر قول سے ہویدا تھی۔ دنیا طلبی اور اظہار جاہ و جلال کی آگ اسوقت لوگوں کے دلوں کو جلا رہی تھی۔ اور امراء تو اس بغیر امراء ہی نہیں سمجھے جاتے تھے مگر اس آگ میں سے سلامت نکلنے والا صرف وہی ابراہیم کا ایک فرزند صلعم تھا جس نے اپنے دادا کا معجزہ اور بھی بڑی شان کے ساتھ دنیا کو دکھایا۔

تادیب النساء

بے شک یہ بھی ایک مجاہدہ ہے

بعض نوجوان لڑکیاں جی میں خوش ہوتی ہیں۔ کہ ہماری شادی ہوگی۔ نیا گھر۔ اعلیٰ کپڑے۔ زیورات۔ یا آزادی سے اپنا کھان پان ہوگا۔ گویا کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی۔ مگر کاش انکو کنوارپن میں فکر ہو کہ ہم کو ایک بڑے امتحان میں پاس ہونا ہے۔ اس کے لئے تیاری کریں۔ اور پھر اس امتحان میں فیل نکلنا تو زندگی ایسی قیمتی گھڑیوں کو عذاب جان بنا دیگا۔ ضروری ہے کہ اس امتحان میں پاس ہی نکلے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ بیاہ سچ مچ کی شادی اور خوشی ہوتی ہے بشرطیکہ پہلے امتحان میں کامل اتریں۔ جو لوگ بچپن میں ہی شادی کر دیتے ہیں۔ مثلاً چار۔ پانچ یا اس سے بھی کم عمر میں وہ بہت حماقت کرتے ہیں۔ اور آئندہ زندگی کے لئے خرابی ہے۔ میرے خیال میں لڑکی ذات کی ضرور اچھی طرح تربیت ہونی چاہئے۔ کہ وہ زیر تعلیم اسلام ایک عمدہ خانہ دار۔ مونس۔ راحت جان وغمگسار بی بی کہلانے کی مستحق ہو۔ اپنی طرف سے تو قابل بی بی ہو کر شادی کرے۔ آگے اس کی قسمت۔ اگلے دن لاہوری بیبیوں میں تین امور پر بحث چھڑی تھی۔ کہ مستورات کے لئے کونسا پیشہ ڈاکٹری۔ معلمی۔ نرس میں سے مفید ہے۔ اس پر بہت کچھ عمدہ تبادلہ خیالات ہوئے۔ اور تینوں کام مفید قرار دئیے گئے۔ مگر ایک بی بی کی بات مجھے پسندیدہ معلوم ہوئی۔ کہ میرے خیال میں جب تک لڑکی نرس نہ ہولے۔ اس کی شادی نہ کرنی چاہئے۔ گو اس سے اگر کسی کو ہنسی آئے یہ اور بات ہے۔ مگر ہے خیال لطیف اور اعلیٰ۔ گو نرس ہونا تب ہی مفید ہے کہ اور باتوں میں بھی پاس اور ماہر ہو۔ مثلاً سب سے ضروری امر سسرال والوں کا ادب و احترام ہے۔ خاص کر ساس سے خلا ملا رہنا ذرا کٹھن کام ہے کیونکہ بہو ساس میں...... ایک معمولی امر ہے۔ مگر درحقیقت یہ عناد جڑ فساد کی ہے۔ جب تک بہو ساس کو ماں نہ سمجھے اور ساس بہو کو بیٹی نہ سمجھے۔ اور جب تک شرع اسلام کی پیروی نہ کریں۔ اور نہ سچی اسلامی محبت ہو تب تک ایسی قبیح عداوتوں سے نہیں بچ سکتے۔ اگلے دن ایک بی بی نے چند شعروں میں اپنی ساس کے معاملات کا خاکہ کھینچا ہے۔ ایک دو شعر مجھے بھی یاد رہ گئے ہیں جنہوں نے جی پر بہت اثر کیا ؎

سسرال کی فکریں کہوں گر ایک ہوویں یا دو بہن
ہیں سینکڑوں فکریں بہم اور دم اکیلا ہے مرا
میکے کی غم کی کچھ خبر پیاری ہمیں ہوتی نہ تھی
یاں ساس کا ہے جی برا اور فکر میں ہیں مبتلا
رہتا ہے ہردم یہ خیال رنجیدہ ہو جائیں نہ ساس
سب لوگ مجھ سے خوش رہیں راضی رہے میرا خدا

اور پھر میاں جو ایک ناآشنا بیگانہ بیٹھا ہوتا ہے۔ اس کی مزاج شناسی سب سے اعلیٰ ہنر ہے جو سیکھنا چاہئے۔ اور یہ ایک ایسا نازک امر ہے۔ کہ اس معاملہ پر قلم اٹھانا کسی قابل دماغ کا کام ہے۔ میرے جیسی محدود لیاقت ایسے معاملہ پر قلم اٹھانے سے جھجکتی اور اپنے آپکو ہرگز اہل نہیں پاتی کہ کیا لکھوں۔ خیر مزاج شناسی کرنا بھی کسی قابلیت والے ہی دماغ کا کام ہے اور اگر میں کہوں کہ مرد تو چاہتے ہیں۔ عورتیں خود بخود ہی پہچان جایا کریں۔ کہ کیا کرنا چاہئے۔ کہ جی خوش ہو جائے۔

دوسری بات یہ کہ عورتیں بے تکلف ہوں اور خود ہی بے تکلف ہوں۔ اور پہل کسی بزرگ پوزیشن سے نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ بی بی ہی (گو اپنی قدرتی حیاء شرم بالائے طاق رکھنی پڑے) بے تکلفیاں شروع کرے۔ یعنی اجنبی نہ بنے بیٹھے۔ خود ہی میاں سے محبت دوستی اور دلچسپی پیدا کرے۔ بے شک یہ بھی ایک مبارک کام ہے۔ مگر بہت مشکل اور اس میں ضرور طاق ہونا پڑتا ہے۔ اور ہونا چاہئے۔

تیسرے صفائی اور سلیقہ ہے یہ تو زندگی کی ضروریات میں سے ہے۔ انسان خود بھی صاف رہے۔ اور خاوند چاہتے ہیں۔ کہ ان کی چیزیں بستر پلنگ برتن وغیرہ ہر وقت شفاف رہیں اور خود بی بی کے یا بچوں کے ہاتھ گندے تک انہیں پسند نہیں ہوتے اور اپنی اپنی طبیعتیں ہیں بعض بیچارے مرد تو میں نے دیکھا بچوں کا پاخانہ تک دھوتے ہیں۔ مگر اکثر تو صرف صاف بچہ ذرا دور سے ہی بلایا اور بس۔ اور یہ کام بھی عورتوں کا ہی ہے سو مختصر یہ کہ عورت ذات کو مختلف حالتوں میں گویا بھیس بدلکر مختلف پارٹ ادا کرنے ہوتے ہیں تب زندگی ڈرامہ میں گذریگی۔ ورنہ زیست کاہش جان ہے اور کیا ہے۔

(۱) بی بی محنت کش ہو۔ اگرچہ خود بیمار ہو مگر میاں کا ہر کام کر دیا کرے۔ اور اپنی مصائب کسیکو سنائے۔ نہ جتائے۔

(۲) سلیقہ مند ہو۔ مگر اپنے لئے نہیں کسیکو خوش کرنے کے لئے۔

(۳) صفائی کرنے والی ہو۔ اپنی صفائی کا خیال ہو یا نہ مگر گھر ہر وقت کمرہ ملاقات بنا ہے اگرچہ ایک ہی کوٹھڑی ہو۔ اور سب چیزیں اسی میں رکھنا ہو۔

(۴) کفایت شعار ہو۔ مگر اپنے گھر میں ہر چیز طیار ملے اگرچہ پیسے کم ہی ہوں۔ مگر اپنی قابلیت سے سب کچھ مہیا رہے۔

(۵) اجنبیت نہ رکھے۔ میاں سے بے تکلف ہو۔ کوئی پوچھے یا نہ خود ہی اول درجہ کی بے حیا بن کر پروانہ و شمع کی مثال قائم رکھے۔

(۶) خوش مزاج ہو۔ کہ خاوند کا جی خوش کر دے۔ خود ہرگز سنجیدگی و متانت نہ رکھے۔ اور طبیعت پر جبر کر کے خواہ کس قدر اسے غم و فکر ہوں۔ مگر خوش چہرہ رکھے۔ ایک اپنی محنت کا صلہ لینے کی امید نہ رکھے۔ مضمون تو لمبا ہو رہا ہے مگر ابھی پورا نہیں لکھا گیا۔ مختصر یہ کہ عورت کو یہ بھی سخت مجاہدہ ہے۔ گویا نفس اور معاملات میں جہاد ہے مبارک وہ جو پاس نکلے۔

والسلام — سکینۃ النساء از قادیان شریف

دعوت الی الخیر فنڈ

میں نے پچھلے سے پچھلے پرچہ میں مفصل اسباب پر بحث کی تھی کہ اس وقت ہندوستان اور دیگر بلاد میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ اور اشاعت کی اشد ضرورت ہے۔ اور ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس کام میں جان و مال سے حصہ لے اس کے لئے میں نے تین تدبیر لکھی تھیں۔ ایک یہ کہ ہندوستان کے تمام شہروں میں اور پھر گاؤں میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق جلسے ہوں۔ دوسرے یہ کہ واعظ مقرر کئے جائیں جو مختلف جگہوں پر رہ کر سلسلہ کی اشاعت کریں۔ تیسرے یہ کہ مختلف زبانوں میں ٹریکٹ شائع کئے جائیں اور اسطرح ہر ملک کے لوگوں کو سلسلہ حقہ سے واقف کیا جائے الحمد للہ کہ اس آواز پر بعض دوستوں نے فوراً توجہ فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے بندوں کے دل میں اس کی نسبت تحریک شروع کر دی ہے۔

میں نے اس فنڈ کا نام جو اس غرض کے لئے ہوگا دعوت الی الخیر فنڈ رکھا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جہاں تبلیغ کا حکم دیا ہے وہاں اس کا نام دعوت الی الخیر ہی رکھا ہے جیسا کہ فرمایا۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون۔

اور چاہئے کہ تم میں سے ایک ایسا گروہ ہو۔ جو لوگوں کو اسلام کی طرف بلائے (میں خیر کے معنے اسلام ہی کرتا ہوں۔ کیونکہ آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو آمن اھل الکتاب لکان خیرا لھم پس اسلام ہی خیر ہے) اور امر بالمعروف کرے۔ اور منکر سے روکے۔ اور یہی گروہ کامیاب اور مظفر و منصور ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے چونکہ اس کام کا نام دعوت الی الخیر رکھا ہے تو وہی نام مبارک ہے جو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی جگہ خیر کا لفظ کیوں استعمال کیا کیوں نہ اسلام کا لفظ ہی استعمال کر دیا۔ اس میں یہ حکمت تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتانا چاہتا تھا۔ کہ وقت اور زمانہ کے مطابق

تبلیغ کے کام میں بھی تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اور ہر زمانہ اپنے ساتھ نئی خصوصیات لاتا ہے۔ تو ممکن تھا۔ کہ اگر اسلام کا لفظ استعمال کیا جاتا۔ تو لوگ کہتے کہ اسلام کے پھیلانے کا حکم ہے اور کسی مامور کا ذکر نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اشاعت اسلام کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ بلکہ دعوت الی الخیر فرمایا۔ کہ اس زمانہ میں بھی بھلائی اور نیکی کی بات ہو اور جس کے کرنے سے رضاء الٰہی حاصل ہوتی ہو۔ اس کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور اس طرح اس روک کو جو کسی مامور کے وقت میں پیدا ہو سکتی تھی۔ دور کر دیا۔ فسبحان الملک القدوس

بہر حال میں اس جگہ ان رقموں کا ذکر کرتا ہوں۔ جو اس وقت تک اس میں مجھے وصول ہو چکی ہیں۔ اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ آمد و خرچ الفضل کے ذریعہ شائع ہوتا رہیگا۔

وہ چندہ جس کا اعلان کیا جا چکا ہے	۲۰ روپیہ
میاں عبدالرب نومسلم	۵ر ۲ آنہ
قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور	۴ر روپیہ
میاں علی محمد صاحب سوداگر قادیان	۲ر ”
جماعت گوجرانوالہ	۲۰ر ”
کل میزان	۴۸ روپیہ ۵ر آنہ

گوجرانوالہ کے جلسہ کی تقریب پر جماعت گوجرانوالہ نے مجھے ۲۰ روپیہ بمد کرایہ دئے تھے۔ مگر چونکہ ایسے موقعوں پر کرایہ نہیں لیا کرتا میں نے لے کر ان کو امانت میں رکھ چھوڑا تھا۔ کہ کسی دینی کام میں لگا دوں گا۔ سو میں نے بہتر سمجھا۔ کہ ان کو اسی کام میں لگا دیا جائے۔ اس سے جماعت گوجرانوالہ اپنے آپ کو مزید مدد سے مستغنی نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ رقم دراصل وہ ایک غرض کے لئے دے چکی ہے۔

ان وصول شدہ رقوم کے علاوہ کچھ وعدہ بھی ہیں۔ یعنی

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالہ	۱۰ر آنے
میاں وزیر محمد صاحب لاہور	۴ر روپیہ
سید صادق حسین صاحب اٹاوہ	۲ر روپیہ
میزان کل	۶ روپیہ ۱۰ر آنہ

اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں پر اپنا خاص فضل نازل فرمائے اور اپنی خاص الخاص برکات سے متمتع فرمائے اور بیش از بیش خدمات دینی کا موقعہ دے۔ اور ان کے چندوں کو دعوت الی الخیر کے کام میں بابرکت ثابت کرے۔ جو ان کے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کا موجب ثابت ہوں۔

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور

موضع ڈلّہ کے مسلمانوں نے ہمارے پاس ایک مضمون بغرض اشاعت بھیجا ہے۔ جس کا خلاصہ ہم اپنے الفاظ میں ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو سڑک بٹالہ سے قادیان کو آتی ہے۔ جہاں آخری موڑ پر قادیان کے راستہ کی طرف پھرتی ہے۔ اور وہاں ایک پُل بنا ہوا ہے اس کے پاس ایک گاؤں ڈلّہ ہے۔ جو سکھوں کی ملکیت ہے اس جگہ مسلمان آبادی سب کی سب غریب اور پیشہ ور ہے۔ اور ان کو اذان دینے سے جبراً روک دیا گیا ہے۔ جب ان غریبوں نے اس آزادی سے کام لیکر جو گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت تمام فرقہائے آبادی کو عطا ہے۔ اذان دینی چاہی۔ تو ان کو سخت تکلیف دی گئی۔ اور عبدالکریم نامی ایک آدمی کو جس نے اس کارروائی کے خلاف عرضی دی تھی۔ اسقدر زدو کوب کیا گیا۔ کہ وہ ادھ مؤا ہو گیا۔ اور اس کے بعد پے در پے صرف اذان دینے کے جرم میں مسلمانوں پر وہ ظلم توڑے گئے۔ کہ اُن کو سن کر کوئی انسان اس مذہبی آزادی کا جو حکومت برطانیہ نے اپنی رعایا کو عطا کی ہے اندازہ بھی نہیں لگا سکتا۔ وہ سلوک جو یہاں کے باشندوں کے ساتھ کیا گیا بیسویں صدی کے حالات کے موافق نہ تھا بلکہ وہ ہمیں انیسویں صدی کے ابتدائی زمانہ کی یاد دلاتا ہے جس کی نسبت بڑے بڑے عمر رسیدہ لوگ اب بھی باتیں کرتے ہوئے کانپ جاتے ہیں۔ کچھ مسلمان بیلنا چلا رہے تھے۔ اُن کے گنے اور گڑ لوٹ کر لے گئے۔ رس زمین پر گرا دی۔ اور بہت سا نقصان کیا۔ پھر کمہاروں اور جولاہوں پر حملہ کر کے ان کے تمام کارخانہ مسمار کر دئے اور آلات کو توڑ دیا۔ پھر عام مسلمانوں کے گھروں میں گھس کر برتن توڑ دئے تھان گرا دئے۔ پھر اسی پر بس نہیں کی گئی۔ اور ان مظالم سے جب طبیعت سیر نہ ہوئی۔ تو ۹ و ۱۰ جنوری کی رات کو مسجد جلا دی گئی۔ جس میں سات عدد قرآن کریم بھی جل گئے۔ رات بھر مسلمان گھروں میں چھپے بیٹھے رہے۔ کیونکہ بعض سکھ گلیوں میں کہتے پھرے کہ جو مسلمان ہاتھ آجائے اُسے بھی جلا دو۔

یہ واقعات ہیں جو موضع ڈلّہ کے مسلمان بیان کرتے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں باور نہ کریں۔ کیونکہ یہ خیال بھی نہیں کیا جاتا۔ کہ ایک غریب رعایا جو گاؤں میں کوئی مالکانہ اقتدار نہ رکھتی ہو۔ بلکہ پیشہ ور اقوام میں سے ہو۔ جو بدقسمتی سے ہمارے ملک میں کمین کے لفظ سے یاد کی جاتی ہیں۔ وہ گاؤں کے مالکوں کے مقابلہ میں ایسے تیز ہو جائیں گے۔ کہ ان کے ساتھ دنگہ شروع کر دیں گے۔ پھر یہ بات بھی نہیں سمجھ میں آسکتی۔ کہ ایسی کیا مصیبت تھی۔ کہ غریب مسلمان آبادی اپنی کھرلیاں اور اپنے برتن اور اپنے کام کرنے کے ہتھیار اپنے ہاتھ سے ہی توڑ دیگی۔ اور اس سے بھی بعید تر یہ بات ہے۔ کہ مسلمان اپنے ہاتھ سے مسجد اور قرآن کریم جلا دیں گے۔ پس اس معاملہ کی فوراً بے لاگ تحقیقات ہونی چاہیئے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ حضور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور جو نہایت بیدار مغز حاکم ہیں۔ اور معاملات کی تہ کو پہنچتے ہیں۔ غریب مسلمانوں کی اپیل پر توجہ فرما دیں گے۔ اور بذات خود اس معاملہ کی تحقیقات کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔ ہمیں کپتان صاحب پولیس سے امید ہے کہ وہ بذات خود اس وقوعہ کی تفتیش کر کے حسب ضابطہ کارروائی کریں گے۔ بے شک کسی حاکم پر رعایت یا ظلم کا الزام اس وقت تک نہیں لگایا جا سکتا۔ جبتک خود عدالت ہی یہ فیصلہ نہ کرے۔ مگر ایک ایسے معاملہ میں جو خالص مذہبی ہو اور ایک رعایا ایک دوسرے حصہ رعایا پر اپنی عبادت گاہ اور اپنی الہامی کتاب کی ہتک اور اسے جلا کر راکھ کر دینے کا الزام ہو۔ تو بالطبع دونوں فریق کو اپنے فریق کے مخالف کے ہم مذہب افسر سے بے اطمینانی سی ہو گی۔ اور کتنا ہی بے لاگ بے تعلق افسر ہو۔ وہ اپنی طبیعت سے مجبور ہونگے۔ کہ اس کے فیصلہ پر مطمئن نہ ہوں۔ پس ضرور ہے کہ اس امر کی تحقیقات خود کپتان صاحب پولیس کریں اور صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور خود فیصلہ دیں تاکہ دونوں فریق میں سے کسی کو اعتراض نہ ہے۔ اور یہ دشمنی کی آگ کوئی خطرناک نتیجہ پیدا نہ کرے۔ جو بہر حال مسلمانوں کے لئے افسوسناک ہو گا۔ کیونکہ وہ غریب و کمزور ہیں۔ اور گاؤں کے مالکوں سے ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس موقعہ پر مسجد کے جلانے والے مجرم سزا سے بچ گئے۔ اور یہ معاملہ یونہی رفع ہو گیا۔ تو اور بہت سے قصبات میں اسی قسم کے واقعات کا ہونا تعجبات سے نہ ہو گا۔

بہر حال ہم صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سے التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ کی پوری طرح تحقیقات فرمائیں۔ اور تحقیقات کے بعد جو کوئی بھی مجرم ثابت ہو۔ اُسے سزا دیں موثر موجودہ حالات کے ماتحت موضع ڈلّہ کے مسلمان اپنے آپکو بالکل بے اطمینانی کی حالت میں پاتے ہیں۔ اور ان کی گھبراہٹ کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنا گاؤں چھوڑنے پر بھی آمادہ ہیں۔ اور خود ہم سے کئی باشندگان نے آکر درخواست کی۔ کہ اگر انہیں قادیان میں کچھ زمین دیدی جائے تو وہ یہیں آرہیں۔ جس سے ان کے خوف کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور آپ جیسے خیر خواہ رعایا حاکم کی موجودگی میں ایک حصہ رعایا کا ایسی بیکسی کی حالت میں دن گذارنا ان کی بدقسمتی ہی سمجھی جائیگی اس وقت تک آپ کی طرف سے جو کوششیں عمل میں آئی ہیں۔ ان پر باشندگان جناب کے نہایت ممنون ہیں۔ اور جس مستعدی کے ساتھ جناب نے پولیس اور مجسٹریٹوں کو ان غریبوں کی حالت کو معلوم کرنیکیلئے

بار بار بھیجا ہے۔ اس کا وہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مگر وہ خود جناب سے ملتجی ہیں۔ کہ آپ موقعہ پر تشریف لا کر ان کی مصیبت کا اندازہ کریں ایک مذہبی معاملہ میں تنازعہ کی وجہ سے وہ جس قدر آپ جیسے منصف حاکم ضلع سے انصاف کی امید کر سکتے ہیں۔ اور جو تسلی انہیں آپ کی تحقیقات پر ہو سکتی ہے۔ وہ اور کسی مجسٹریٹ کی تحقیقات پر نہیں ہو سکتی+

حالات بلقان

جو لوگ اخبارات کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے۔ کہ جنگ بلقان کے دوران میں جب سقوطری کا محاصرہ زور شور سے جاری تھا۔ اور بعض یوروپین حکومتیں مصر تھیں۔ کہ اب محاصرہ اٹھا دیا جائے تو اسوقت یہ خبر آئی تھی۔ کہ جبل اسود کی حکومت محاصرہ کو اس لئے نہیں اٹھا سکتی۔ کہ اگر اس نے ایسا کیا۔ تو بادشاہ نکولس کے خلاف ملک میں شور برپا ہو جائیگا۔ اور ممکن ہے کہ باشندگان جبل اسود اسے معزول کر کے اپنے آپکو سرویہ کے ساتھ ملا دیں۔ چنانچہ اسوقت سقوطری کی فتح کی وجہ سے وہ معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ تحریک ختم نہ ہو گئی تھی۔ بلکہ ملک کے اہل الرائے بلکہ عوام الناس کے دلوں میں بھی یہ خیال بر سر گشت لگا تار رہا ہے۔ کہ اگر سرویہ اور مانٹی نیگرو کا الحاق ہو جائے۔ تو مانٹی نیگرو کے لئے موجب عزت اور سرویہ کے لئے موجب قوت ہو جائیگا+

ڈیلی گرافک جو انگلستان کا ایک مشہور اخبار ہے اس کے ایک نامہ نگار نے حال ہی میں ایک چٹھی شائع کی ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ

معلوم ہوتا ہے کہ مانٹی نیگرو والوں میں مدنیت اور تہذیب کی روح رفتہ رفتہ داخل ہو رہی ہے اور اس کا بڑا سبب وہ لوگ معلوم ہوتے ہیں۔ جو اپنے وطن سے ہجرت کر کے امریکہ میں جا بسے ہیں۔ اور یہ انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ مانٹی نیگرو والوں نے اپنے پرانے قومی لباس میں ضرورت زمانہ کے مطابق تبدیلی پیدا کر لی ہے۔ مگر صرف یہی تغیر نہیں جو مانٹی نیگرو میں ہویدا ہوا ہے بلکہ اگر کسی زمانہ میں یہاں کے باشندوں کا یہ حال تھا۔ کہ وہ اپنی بہادری اور جری پر فخر کیا کرتے تھے تو آج ان کے چہروں پر اداسی اور ناکامی کے آثار نمایاں ہیں۔ اور ہر جانب یخ کے آثار ظاہر ہیں۔ اب سے کچھ عرصہ پہلے ایک سیاح دار الخلافہ کے بازاروں میں مانٹی نیگرو کے باشندوں کو نہایت خوش و خرم پھرتا دیکھتا تھا۔ جو قہوہ خانوں میں بیٹھ کر اپنی بہادری کے قصے سنایا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ اپنی مجالس میں اپنی قوت اور طاقت کے گیت نہیں گاتے۔ اور نہ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ جب کبھی انہیں میدان جنگ میں جانا پڑے۔ تو وہ اس میں سے تاج کامیابی پہنکر نکلتے ہیں۔ بلکہ ہر وقت یہ سوچتے رہتے ہیں کہ پچھلی جنگ سے ہمیں کیا فائدہ ہوا۔ اور کیا نقصان پہنچا۔ اور یہ بات تو ظاہر ہی ہے۔ کہ انہیں اس جنگ سے کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ ان کا ثلث لشکر قتل و زخمی ہو کر ناکارہ ہو گیا۔ اور ملک میں ہر طرف افلاس اور غربت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور ان بواعث نے مانٹی نیگرو والوں کو سرویا کی شان و شوکت کے مطالعہ کی طرف متوجہ کر دیا ہے اور وہ اب خیالی اور زبانی طور سے نہیں بلکہ عملی طور سے اس بات پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ کہ بادشاہ کو معزول کر کے اپنے ملک کو سرویہ کے ساتھ ملا دیں۔ چنانچہ مجھے ایک بڑے مدبر نے بتایا ہے کہ

"کسی انسان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ بتا سکے۔ کہ بادشاہ نکولس کے تخت پر قائم رکھے جانے یا معزول کئے جانے اور مانٹی نیگرو کے سرویہ سے الحاق کا مسئلہ کب شروع ہو جائے اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ مسئلہ چھ دنوں یا مہینوں یا سالوں کے بعد زیر بحث آئیگا۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ سوال پیدا ضرور ہو گا+

اور اس میں کچھ شک بھی نہیں۔ کہ دو ملک جو بالکل ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہوں۔ اور ان میں ایک زبان بولی جاتی ہو۔ ایک ہی نسل کے آدمی رہتے ہوں۔ ایک ہی مذہب کے پیرو ہوں اور دونوں کے ارادہ اور اغراض بالکل متحد ہوں۔ زیادہ دنوں تک علیحدہ نہیں رہ سکتے۔ اور ضرور ہے۔ کہ دونوں آخر کار ملحق کئے جائیں۔ اور اب جبکہ سرویوں کا بحیرہ اڈریاٹک تک پہنچنے کا مسئلہ حل ہونے کے قریب ہے۔ مانٹی نیگرو اپنی دیرینہ آرزو کو پورا کرنے کے لئے اگر ان کے ساتھ مل جائیں۔ تو کچھ تعجب نہیں کیونکہ اسطرح ان دونوں ملکوں کے اموال تجارت ایک تنگ منڈی سے نکلکر دنیا کے ہر گوشہ میں پہونچ سکیں گے+

العالم الاسلامی

ٹائمز کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ بڑے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ باب عالی نے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ اپنے لنڈنی سفیر کو حکم دیا۔ کہ برازیل کے اعلیٰ درجہ کے جہاز ریو ڈی جنیرا کے خریدنے کے لئے مراسلت کرے۔ اور اس کے علاوہ پیرزنگ کو فہمائش کی گئی ہے۔ کہ وہ ۱۰ لاکھ پونڈ لنڈن میں بواسطہ ٹیلیگراف ارسال کر دے۔ تاکہ عثمانی گورنمنٹ کو وقت پر ڈریڈناٹ کے خریدنے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اور اس بھاری جسیم جہاز کی قیمت کی پہلی قسط ادا کریں+

اگر یہ بات صحیح ہو۔ تو وہ لوگ جو حکومت عثمانیہ کے قرضہ لینے پر بجائے تنقید کرنے کے رحم اور ترس کھاتے ہیں۔ کہ اس نے ۴۰ لاکھ پونڈ کیوں ساڑھے پانچ فیصدی سود پر قرض لئے ہیں۔ ان کو اپنی آرا میں قدرے تبدیلی کرنی پڑے گی۔ ریو ڈی جنیرو ڈریڈناٹ جو کہ انگلستان میں مکمل ہو رہا ہے۔ آرمسٹرانگ کے کارخانہ سے السوک پر جنوری میں سمندر میں اتارا گیا تھا۔ ۲۷۵۰۰ ٹن کا ہے اور رفتار بائیس ناٹ ہے۔ وہ ۱۹۱۴ء میں طیار ہونے والا تھا+

یہ بتا دینا بھی خالی از فائدہ نہ ہو گا۔ کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے یہ جہاز ریو ڈی جنرو خرید لیا ہے۔ جیسا کہ ریوٹر تار دے چکا ہے۔ اور اس کا نام سلطان عثمان رکھا گیا ہے+

جاوید والئے بغداد

۲۱ ماہ گذشتہ کو جاوید پاشا جو رسالہ نمبر ۱۳ کے کمانڈر تھے۔ قسطنطنیہ سے بدیں غرض روانہ ہوئے۔ کہ بغداد کے والی بنیں۔ وہ بڑا لائق ناظم حاکم ہے اور بھی ایک کمانڈر ہے۔ جنے جنگ بلقان میں کامیابی کے ساتھ جنگ کی ہے۔ لاریب جاوید پاشا کا تقرر اس بڑی ضروری جگہ کے لئے اس لئے ہوا ہے۔ کہ وہ منتفک عربوں کی سرکوبی کرے۔ اور ان کو اطاعت کے جوئے کے نیچے لائے۔ وہ تھوڑے عرصہ سے کچھ سرکشی کے آثار نمودار کر رہے ہیں+

غیر ممالک میں احمدیت کا اثر

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے احمدی جماعت کو وہ طاقت اور قدرت دی ہے۔ کہ اس کا لوہا غیر بھی لمانتے ہیں۔ مولوی ہمیں کافر کہیں یا مرتد گدی نشین ہمیں قابل اجتناب کہیں۔ یا مستحق سزا قرار دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی نصرت سے مسیح موعودؑ کی جماعت کی طاقت کا اقرار ہر کسی کو کرنا ہی پڑتا ہے۔ ہم کیا اور ہماری ہستی کیا۔ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ مگر ہاں ایک کی نظر ہمیں پر پڑتی ہے۔ اور اب تو غیر احمدی بھی دبی زبان سے نہیں بلکہ علانیہ کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی قوم اسلام کی خدمت کر سکتی ہے۔ تو وہ احمدی ہی ہیں۔ ہمیں اس پر فخر و ناز نہیں۔ بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہم سے کمزور اور ناتوان لوگوں کو مرجع خلائق بنا دیا اور دنیا کے دل ہماری طرف پھیر دئے اور مخالفوں پر ہمیں غلبہ دیا کوئی زمانہ تو وہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا نام ہندوستان میں بھی کوئی نہیں جانتا تھا۔ مگر اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ دنیا کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک لوگ آپکے کام کے معترف ہیں۔ اور اسلامی خدمت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور آپکی روحانی طاقت کو مانتے ہیں کیا یہ کام کسی انسان کا ہے کیا ایک انسان باوجود خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کے ایسا کامیاب ہو سکتا ہے۔

اسوقت میرے سامنے مارشیس کا ایک اخبار ہے جو فرانسیسی زبان میں نکلتا ہے۔ اس میں ہمارے سلسلے کے متعلق ایک مضمون ہے جسکا انگریزی ترجمہ میرے دوست منشی فرزند علی صاحب نے کروا کر بھجوایا ہے اور میں اسکا اردو ترجمہ ذیل میں درج کرتا ہوں تا ناظرین الفضل بھی اس سے لطف اٹھائیں۔ اور انہیں معلوم ہو۔ کہ زمین کے کن کن گوشوں میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کا نام پہنچایا ہے۔ اور وہ اس سلسلہ کو پھیلانے کے لئے کیا کیا سامان کر رہا ہے۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں اس مضمون کا ترجمہ لکھوں۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جزیرہ مارشیس جہاں کا یہ اخبار ہے۔ افریقہ کے ساحل کے پاس واقعہ ہے اس کا رقبہ سات سو دو مربع میل ہے۔ اور آبادی ۳ لاکھ پچاس ہزار ہے جس میں سے ۲ لاکھ ۴۶ ہزار ہندوستانی ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً ہجرت کر کے وہاں جا کر آباد ہو گئے ہیں۔ یورپین آبادی میں زیادہ حصہ فرانسیسیوں کا ہے۔ اور عام طور پر اس جزیرہ میں فرانسیسی زبان ہی بولی جاتی ہے اس جزیرہ پر ایک گورنر برٹش گورنمنٹ کیطرف سے مقرر ہے جسکے ماتحت اس جزیرہ کے علاوہ پاس کے اور چھوٹے چھوٹے جزائر بھی ہیں جزیرہ مارشیس کو اول اول پرتگیزوں نے پندرہ سو پانچ مسیحی میں دریافت کیا تھا۔ لیکن پندرہ سو اٹھانوے میں پرتگیزوں نے ان سے چھین لیا۔ مگر سترہ سو دس میں ان سے فرانسیسیوں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اور ایک سو سال بعد اٹھارہ سو چودہ میں ان سے گورنمنٹ برطانیہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس جزیرہ کی آب و ہوا عام طور پر اچھی نہیں اور آندھیاں بہت آتی ہیں۔ تجارت کے لحاظ سے ایک ہی قابل ذکر بندر ہے جس کے ذریعہ بیرونی دنیا سے تجارت کی جاتی ہے یعنی سینٹ لوئی اسی مقام میں گورنر بھی رہتا ہے وہ اخبار جسکا میں نے ذکر کیا ہے اسی شہر سے شائع ہوتا ہے۔ اور کسی ایک آدمی کی ملکیت میں نہیں بلکہ اسکی شائع کرنیوالی ایک اسلامی سوسائٹی ہے جس کا فرانسیسی نام لاسوسیٹ اخوۃ الاسلام ہے۔ یعنی اخوۃ الاسلام کی سوسائٹی۔ اس پرچہ کے ایڈیٹر کوئی صاحب این نوروپا ہیں۔ اور انہی کا لکھا ہوا ایک لیڈر اس اخبار کے پانچ دسمبر کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ جس کا ہیڈنگ انھوں نے

ایک عظیم الشان کامیابی

رکھا ہے اور اس کے نیچے وہ لکھتے ہیں کہ

ہم نے اس پرچہ میں بارہا احمدیہ جماعت کا ذکر کیا ہے جو ہندوستان میں ۲۵ سال سے زائد عرصہ سے قائم ہے مرزا غلام احمد صاحب (جو کہ مسیح موعودؑ خیال کئے جاتے ہیں) کے ماننے والے ۴ لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ جنمیں ہندوستان کے لائق سے لائق آدمی شامل ہیں اسکا انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اس سلسلہ کے بانی نے اسلام کو ایک نہائیت شاندار قوت دیدی ہے۔ اور اس نے اس بیسویں صدی میں معجزات دکھا کر تمام دنیا کو اپنے آسمانی پیغام کا قائل کیا ہے اس کی وفات کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی جنکی تحریریں ہندوستان بھر میں نہایت مقبول ہیں اسکی جگہ خلیفہ مقرر ہوئے ہیں۔ (اس غلطی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ چونکہ ایک اجنبی ملک ہے۔ اور ہندوستان کے حالات سے ناواقف صرف ریویو آف ریلیجنز ہی ان لوگوں کی واقفیت کا ایک ذریعہ ہے اسکے مولوی محمد علی صاحب ایم اے چونکہ ریویو کے ایڈیٹر تھے انھوں نے خلیفہ کا لفظ سنکر خیال کر لیا۔ کہ وہی خلیفہ ہونگے۔)

احمدی جماعت کے عقائد کی بنا نہائت مضبوط اور علمی چٹان پر ہے اس سلسلہ کے پرجوش مسلمان ایک نہائیت قلیل عرصہ میں اس بات پر قادر ہو گئے ہیں۔ کہ ایسے مدارس کھولیں جنمیں اپنے سلسلہ کے بچوں کو ایسی تعلیم دیں کہ وہ اسلام کے قابل فرزند ثابت ہوں اور یہ لوگ اپنے واعظوں کو مختلف زبانیں سکھاتے ہیں اس جماعت کے واعظ تبلیغ کا کام کرینگے اور اب بھی اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ مولوی کمال الدین بی اے ایل ایل بی رسالہ اسلامک ریویو کے جو لندن سے شائع ہوتا ہے ایڈیٹر ہیں اور ایک مشہور احمدی ہیں۔ بڑی محنت برداشت کر کے انھوں نے بعض مذہبی کانفرنسوں میں اپنے مذہب کو پیش کیا ہے اور ابھی دکھائے ہوئے ہیں کہ وہ فرانس میں مذاہب کی کانگریس میں حصہ لے رہے تھے یہاں کی غیر حاضری میں انکا رسالہ کا انتظام انکے دو ماتحتوں کے سپرد تھا۔ اور وہ بھی احمدی جماعت کے ممبر ہی ہیں اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ لارڈ ہیڈلے کا اسلام لانا انہی کی ملاقاتوں کا نتیجہ تھا۔ اور بہت سے آزاد خیال انگریز انکی کامیابی کے خواہاں ہیں اور انکی مدد کرتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ بہت جلد انگریز مسلمان جنکی تعداد آجکل ۷ سو سے ۸ سو تک کہی جاتی ہے ترقی کر کے بہت بڑھ جائیں گے۔

ہندوستانی اخبارات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ اور ہمدرد اور سید وزیر حسن سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ بھی لندن گئے ہیں تاکہ مسٹر کمال الدین علی جناح اور ہز ہائینس آغاخان سے ملکر کام کریں۔

بھائیو! دلیری سے کام کرو خدا کرے تمہاری محنتیں اچھے پھل لائیں۔"

اس مضمون میں ناواقفیت کی وجہ سے بعض غلطیاں ہیں مگر دوری کے سبب ایسا ہو جانا کچھ بعید نہیں مگر ہمیں تو یہ خوشی ہے کہ باوجود فتادلی کے کفر کے مسیح موعود کا نام دنیا میں پھیل رہا ہے اور عنقریب وہ دن آنیوالا ہے کہ علی رغم انف مخالفین سلسلہ جماعت احمدیہ انشاء اللہ کل دنیا میں پھیل جائیگا اور دنیا کا کوئی ملک نہ ہوگا۔ جہاں صداقت کا جھنڈا نہ گاڑا جائیگا۔ خدا تعالیٰ کے منشا کو پورا ہونے سے کون روک سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جان ان تعادن و تعرف بین الناس تو کس کی مجال ہے کہ خدا کی باتوں کو پورا نہ ہونے دے جو کچھ مسیح موعودؑ نے کہا تھا۔ اُسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور بشارت کی ہوائیں چل رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب وہ زمانہ قریب آگیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیاں دیگا۔ مگر ضرورت ہے۔ ایک عظیم الشان جد وجہد کی صرف ریویو آف ریلیجنز کا یہ اثر ہے۔ کہ اس محبت سے دنیا میں احمدیت کی طرف دیکھا جاتا ہے جس سے اس رسالہ کی ضرورت بھی ثابت ہوتی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ مولوی شیر علی صاحب جو آجکل اس رسالہ کے ایڈیٹر ہیں خصوصیت سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق مضامین شائع کیا کریں گے تاکہ بیرونی دنیا کو اس نور سے اطلاع ہو اور وہ بھی واقف ہو جائے کہ خدا کے فضل کے دروازہ کھل گئے ہیں۔ اور اس کا مامور دنیا کی ہدائیت کے لئے نازل ہو چکا ہے جس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان کے اندر ایک نئی روح پھونکی جاتی ہے اور مردہ دل زندہ ہو جاتا ہے۔ مگر صرف ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کی ہی ضرورت نہیں ہمیں نہائیت زور شور سے مسیح موعودؑ کی صداقت کو دنیا میں پھیلانا چاہیئے۔ اور تبلیغ کے فرض کو پورے طور سے پورا کرنا چاہیئے ابھی تو ہندوستان میں بڑا میدان پڑا ہے اور لاکھوں روحیں ہیں جو ہاتھ پھیلا پھیلا کر ہم سے ہمدردی اور رحم کی اپیل کر رہی ہیں اور اسی لئے میں نے پچھلے سے پچھلے پرچہ میں تبلیغ کے متعلق جد وجہد کی ضرورت کا اعلان کرتے ہوئے ایک باقاعدہ فنڈ بھی اس غرض کے لئے کھولا تھا۔ جسکی طرف احباب کو خاص توجہ کرنی چاہیئے تاکہ کامیابی کے دن جلد آئیں۔ آمین یا رب العالمین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

خطبہ جمعہ

جو حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۱۶ر جنوری ۱۹۱۴ء کو پڑھا +

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم +

الم۔ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنھم ینفقون الخ مفلحون۔

میں نے پچھلے جمعہ میں بیان کیا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کی صداقت کو معلوم کرنیوالوں کو یہ ثبوت دیا ہے۔ جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہیں اور جو سچائی کی تڑپ رکھنے والے ہیں۔ وہ تمام تعلیموں کو دیکھیں۔ اور جو ان پر عمل کرنے سے سکھ یا دکھ ملتا ہے اسے معلوم کریں تو ان تمام تعلیموں میں سے قرآن کریم میں ہی ایسی تعلیم ملیگی۔ جس کے احکام پر چلنے والا اور اس کی نواہی سے رکنے والا ہی سکھ پائیگا۔ اور جو اس کے خلاف کریگا۔ اسے دکھ پہنچیگا۔ برخلاف اس کے اور جتنی تعلیمیں ہیں ان پر چل کر انسان سکھ نہیں پا سکتا۔ یہ کتاب ھدًی للمتقین ہے یہ کتاب متقیوں کو ہدایت دیتی ہے۔ متقی کون لوگ ہیں۔ متقی وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو لوگ ایمان بالغیب رکھتے ہیں۔ اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کے رستے میں خرچ کرتے ہیں اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کتابیں قرآن کریم سے پہلے اتریں۔ اور جو اس کے بعد الہام ہونگے ان پر اور قیامت پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں متقیوں کو یہ کتاب راستہ دکھلاتی ہے +

اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ یہ کتاب جو پہلے ہی سے متقی ہے ان کو تو راستہ دکھلاتی ہے۔ لیکن دیگر عوام الناس کیلئے پھر کونسی تعلیم ہے۔ جو ان کی رہنمائی کرے۔ کتاب تو وہ چاہئے جو سب کو یکساں راہ نمائی کرے +

اس قسم کے اعتراض کرنے والوں نے تدبر سے کام نہیں لیا اگر وہ سوچتے تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ ہر ایک انسان جب اس سے پوچھا جائے۔ کہ آپ کیا ہیں۔ تو وہ اپنا اعلیٰ سے اعلیٰ دعویٰ ہی پیش کریگا۔ یہ کہ پہلے ادنےٰ درجوں کو گننے بیٹھ جائے اور بعد میں بتلائے۔ کہ میں یہ ہوں۔ مثلاً اگر کوئی کسی تحصیلدار سے سوال کرے۔ کہ آپ کون ہیں تو وہ یہ نہیں کہیگا۔ کہ میں پہلے پٹواری یا گرداور تھا۔ پھر نائب تحصیلدار پھر اب تحصیلدار ہوں۔ بلکہ وہ یہی کہیگا۔ کہ میں تحصیلدار ہوں۔ اسی طرح جب کوئی کسی ڈاکٹر سے سوال کرے۔ کہ آپ کون ہیں۔ تو کیا وہ پہلے یہ کہیگا۔ کہ میں نے پرائمری پھر مڈل پھر انٹرنس پاس کر کے پھر میں نے ڈاکٹری کی جماعت پڑھی۔ اور اب میں ڈاکٹر ہوں۔ نہیں بلکہ وہ پہلے ہی یہ کہدیگا۔ کہ میں ڈاکٹر ہوں۔ اسی طرح اگر کوئی ایم۔ اے سے پوچھے۔ تو وہ پہلے ہی اپنے آپکو ایم۔ اے بتلائے گا نہ کہ جماعتیں گننے بیٹھیگا +

اسی طرح قرآن کریم کی تعلیم ہے یہ ہر ایک کو ہدایت دیتی ہے۔ خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا یا کسی طرح کا ہو +

میدان مذاہب میں اسلام نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا ہے اس پر یہ سوال ہو سکتا تھا۔ کہ تمہاری کیا خصوصیت ہے جو ہم تمہیں اختیار کریں۔ دکانوں والے اپنی دکانوں کے سامنے سائن بورڈ لگا دیا کرتے ہیں۔ اور وہ اس پر اپنی اپنی خصوصیات لکھ دیتے ہیں۔ کوئی لکھتا ہے کہ یہاں سے مال عمدہ اور ارزاں ملیگا۔ کوئی لکھتا ہے یہاں سے دیسی مال مل سکتا ہے۔ کوئی لکھتا ہے یہاں سے اعلیٰ درجہ کا اور دیرپا یا ولائتی مال ملیگا۔ غرض اسی طرح ہر ایک کوئی نہ کوئی اپنی خصوصیت لکھ دے گا۔ گاہک بھی کسی خصوصیت کی وجہ سے ہی وہاں آئیگا +

اسی طرح مذاہب میں جھگڑا ہے۔ ہر ایک اپنے آپکو سچا کہتا ہے اسلام میں کونسی خوبی ہے۔ جو یہ ایک نیا مذہب پیش کیا جاتا ہے کوئی ایسی خوبی ہونی ضروری ہے۔ جو پہلے مذاہب میں سے کسی ایک میں بھی نہ ہو۔ اگر پہلے مذاہب اور اسلام میں کوئی فرق نہ ہو۔ تو کسی کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ اپنا مذہب ترک کر کے اسلام میں داخل ہو +

قرآن کریم کے شروع میں ہی اس سوال کا حل کر دیا ہے۔ ھدًی للمتقین تمام مذاہب کی آخری بات اور آخری معیار یہ ہے۔ کہ وہ انسان کو متقی بنا دیتے ہیں۔ ہندو ہو یا عیسائی۔ یہودی ہو یا کوئی اور یہ سب یہی کہتے ہیں۔ کہ ہمیں مان لو تو پاک ہو جاؤ گے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اس کا ثبوت کیا ہے۔ سب مذاہب والے یہی کہیں گے۔ کہ اس کا نتیجہ تمہیں آخرت کو چلکر معلوم ہو جائیگا۔ فی الحال تمہارے لئے مان لینا ہی کافی ہے۔ قبول کر لینے کی غرض تو یہ ہے۔ کہ مولیٰ راضی ہو جاوے۔ آخرت میں اگر جا کر معلوم ہوا۔ کہ یہ راہ جس پر ہم چلتے تھے وہ تو غلط تھی۔ تو اس وقت پھر کیا فائدہ ہوگا۔ وہاں سے تو انسان واپس نہیں آ سکتا۔ کہ واپس آکر دوسرا صحیح طریق اختیار کر لیوے +

قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ میں صرف متقی ہی نہیں بنا دیتا بلکہ میں ہدایت دیتا ہوں۔ اور ایک دروازہ کھول دیتا ہوں۔ جس سے متقی بننے کے ثمرات سے اسی دنیا میں متمتع ہو سکتے ہیں۔ اور پھر متقی سے آگے جو بلند درجات ہیں۔ وہ حاصل ہوتے ہیں +

اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ مثلاً کوئی اعلیٰ افسر ہو۔ اور ایک آدمی اس کو ملنا چاہتا ہو۔ تو اس آدمی کو ایک آدمی تو کہتا ہے۔ اس کے دروازے تک میں پہنچا سکتا ہوں اور دوسرا ایک آدمی ہے۔ جو اسے کہے کہ میں آپکو اندر اس کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ اور اس سے ملاقات کرا سکتا ہوں۔ تو وہ ان دونوں میں سے کس کی بات کو ملنے گا۔ وہ اس کی بات ملنے گا۔ اور اسی کے ساتھ ہو لیگا۔ جو اسے اس کے ملا دینے کا وعدہ کرتا ہے اور اندر لے جائیگا +

تمام مذاہب کا دعویٰ یہی ہے۔ کہ ہم دروازے تک پہنچا دیں گے مگر اسلام صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا۔ کہ میں دروازے تک پہنچا دونگا بلکہ وہ اندر لیجانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور خدا سے ملا دینے کا دعویٰ کرتا ہے اسلام پر چلنے سے تمہیں اسی دنیا میں معلوم ہو جائیگا۔ کہ اللہ تم پر راضی ہے +

متقی۔ جو اپنی طرف سے تمام نیک اعمال میں کوشش کرتا ہے۔ اور تمام کاموں میں اللہ کی خشیت مدنظر رکھتا ہے۔ اپنی کوشش ختم ہونے کے بعد پھر یہی باقی رہ جاتا ہے کہ پھر دوسری طرف سے کوشش شروع ہو جاتی ہے .... پس اپنی طرف سے انتہائی کوشش کر کے جو اسلام کے دروازے تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ کتاب انہیں محبوب سے ملا دیتی ہے +

ہر زمانے میں اسلام میں مجدد اور امام آتے رہتے ہیں۔ اور تمام مذاہب میں سے کسی ایک میں ایسا نہیں پایا جاتا +

کوئی آدمی کسی کی دکان میں جائے۔ تو اگر وہ اپنی مطلوبہ چیز اس دوکان میں نہ پائے تو وہ وہاں داخل نہیں ہوتا۔ جس دکان میں اسکی مطلوبہ چیز پائی جائیگی۔ وہ اسی دکان کے اندر داخل ہوگا +

تمام مذاہب نے خدا کے حضور پہنچا دینے سے انکار کیا ہے۔ صرف اسلام کا ہی یہ دعویٰ ہے کہ وہ خدا کے حضور پہنچا دیتا ہے۔ اس کی تصدیق ہم دیکھتے ہیں ہر زمانے میں ہو رہی ہے۔ اور ہر زمانہ میں خدا کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے اسکے بندے آتے رہتے ہیں +

کوئی آدمی اگر ایسا ہے۔ کہ وہ بی اے کو پڑھا سکے۔ تو وہ الف با بھی پڑھا سکتا ہے +

اسی طرح ھدًی للمتقین سے مراد یہ ہے۔ کہ یہ اعلیٰ درجہ تک پہنچا سکتا ہے۔ تو کیا ادنےٰ درجہ کے لوگوں کو ادنےٰ باتیں یہ نہیں سمجھا سکتا۔ اور ان کو ہدایت نہیں دیسکتا +

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو دعویٰ میں بھی بڑھ گیا۔ اور یہی لوگوں کی غرض کو پورا کرنیوالا ہے۔ اسی وجہ سے تمام مذاہب پر فائق ہے +

اور بھی بہت سے دلائل ہیں۔ وقت چونکہ تنگ ہے اس لئے آج ھدًی للمتقین پر ہی بس کرتا ہوں +

گورنمنٹ کی گیارہ چٹھیات ملنے پر انعام و نصف قیمت
ٹانک پلز
جریان سرعت انزال نامردی اور سستی درد کمر دور کر کے چہرہ کو سرخ کر دیتی ہیں۔ دلونیں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ ۱۰۰ گولی عگر نصف قیمت عصہ
رابہ سوپ
عام معمولی صابنوں کی طرح اسکی خوشبو دار جھاگ لگنے سے سفید بال اصلی سیاہ بالوں کی طرح بالکل کالے اور پختہ رنگ ہو جاتے ہیں۔ اور سیاہی ایکماہ تک قائم رہتی ہے۔ جلد پر مطلق داغ دھبہ نہیں آتا ایک ٹکیہ ۱ ماہ تک کافی ہے۔ فی ٹکیہ عہ بکس ۱۲ نصف قیمت ٹکیہ بکس
اس صابن کو مہاراجہ جموں و کشمیر و مہاراجہ کشن پرشاد صاحب وغیرہ نے پسند کیا ہے
ایک ہزار روپیہ انعام
ان سرکاری چٹھیات میں سے کوئی جعلی یا غیر معتبر ثابت کرنے پر ایکہزار روپیہ انعام دیا جاویگا
بال اڑانے کا صابن
صفائی کا جمعدار
پیشگی قیمت آنیپر معاف
محصولڈاک بذمہ خریدار
۱۹۱۴ آخیر جنوری تک نصف قیمت ۱/۲
چہرہ کو خوبصورت بنانیوالا صابن
سات روز تک مل کر نہانے سے کالا رنگ اور کملایا ہوا چہرہ گلاب کی پتی کی مانند خوبصورت اور مخمل کی طرح ملائم ہو جاتا ہے۔ چہرہ کے داغ دھبے کیل عارضی چھائیاں جھریاں پھوڑے پھنسیاں خشکی کو دور کر کے چہرہ کو ایسا خوبصورت اور دلکش بنا دیتا ہے کہ دل لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ اس کو خرید کر لونڈر یا عطر پر روپیہ برباد کیا جاوے۔ قیمت ٹکیہ ۱۲ بکس
نصف قیمت ٹکیہ ۶ بکس
نیم کا صابن
تمام جلدی عوارض پھوڑے پھنسی۔ خارش بدبو کو دور کر کے خون کو صاف کر دیتا ہے۔ تمام خونی امراض کے دفعیہ کے لئے تیر بہدف ہے
قیمت فی ٹکیہ فیبکس عہ۔ نصف قیمت ٹکیہ بکس ۱۰
تمام صابن
گلاب کا صابن
چنبیلی کا صابن
کستوری کا صابن
نیم کا صابن
انعامات ذیل
خوشبودار تیل
منی آرڈر پیشگی
گارنٹی
موچھیں بنانیکا صابن
۳۱ جنوری ۱۹۱۴ء تک نصف قیمت لیجاویگی۔ بعد میں پوری قیمت۔ فوراً خط لکھ کر طلب فرماویں
المشتہر ڈاکٹر شیخ محمد حسین احمدی پروپرائیٹر میڈیکل سوپ فیکٹری۔ امرتسر